مذہبِ حق

مولانا ذاکرِ اہلبیت کامران حیدر صاحب قبلہ

بجواب

شیعہ مذہب

ہاشمی جیلانی کچھوچھوی

منجانب :۔
حسینی فیڈریشن، حیدرآباد۔

فہرست

نام کتاب	:	مذہب حق
نام مصنّف	:	ذاکراہلبیت کامران حیدر
تعداداشاعت	:	۱۰۰۰
سنہ اشاعت	:	۲۰۰۹
ناشر	:	حسینیؑ یوتھ فیڈریشن، 22-2-544/1،روبروایس بی ایچ بنک دبیر پورہ،حیدرآباد۔اے پی،انڈیا۔

ملنے کا پتہ

سلمان بک سنٹر

روبروعبادت خانہ حسینیؑ ،دارالشفاء،حیدرآباد۔

زینب بک ہاؤس

نزدعبادت خانہ حسینیؑ ،دارالشفاء،حیدرآباد۔

عرض ناشر

ذاکراہلبیت مولانا کامران صاحب قبلہ نے کتابچہ شیعہ مذہب مصنف سیدمحمد ہاشمی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی مرتبہ یحیٰ اشرفی انصاری شائع کردہ شیخ الاسلام اکیڈیمی مکتبہ انوارالمصطفیٰ مغلپورہ حیدرآباد کا جواب دے کر وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے اور مراسم عزاء کے مذاق اڑانے والے کا دنداں شکن مہذب انداز میں جواب دے کر خدمت عزاء کی ہے۔ حسینیؑ یوتھ فیڈریشن اس کتاب کو شائع کر کے اپنے فریضہ کو پورا کرر ہا ہے اور آئندہ بھی کوئی کتاب یا کتابچہ اس طرح کا لکھا جائے تو اس کا جواب شائع کرے گا اس سے قبل حسینی یوتھ فیڈریشن، حیدرآباد، انڈیا نے مولانا کامران حیدر صاحب قبلہ کی کتاب ''اہلبیت اور اہلسنت'' کو شائع کیا ہے۔ اللہ نے چاہا تو نصرت اہلبیتؑ میں یہ قلمی سفر جاری رہے گا۔

صدر حسینی یوتھ فیڈریشن، حیدرآباد، انڈیا۔

علی زیدی

☆☆☆

پیش لفظ

مذہب تشیع جسے عام طور پر شیعہ مذہب کہا جاتا ہے یہ دراصل اہلبیتؑ کا مذہب ہے ان ہی کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ شیعہ مذہب کے اصول وفروع اہلبیت رسالتؐ سے ماخوذ ہیں۔ وہ واحد مذہب ہے جو حدیث ثقلین کے مطابق ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ شیعوں کی تفسیر حدیث، فقہ، عقائد سب اہلبیت رسولؐ کے فرامین پر مشتمل ہے جب کہ مخالفین شیعہ خواہ کسی نام سے جانے جاتے ہوں، دیوبندی ہو کہ بریلوی اہلحدیث ہو کہ مرزائی سب کے مسالک و مذہب کے اصول وفروع اہلبیت سے ماخذ نہیں ہیں۔ بلکہ مخالف حدیث ثقلین ہیں اس طرح سے کہ وہ اس حدیث سے اہلبیت کی اطاعت مراد نہیں لیتے چنانچہ مشہور عالم اہلسنت حضرت فضیلت جنگ انواراللہ خان صاحب فاروقی فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا میرے بعد اہل بیت کا مذہب اختیار کرو بلکہ یہ ارشاد ہوا میرے صحابہ سب مثل ستاروں کے ہیں تم جس کی پیروی کروگے، راہ پاؤگے۔

(حقیقۃ الفقہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۲)

فضیلت جنگ بانی جامعہ نظامیہ اپنی مذکورہ بالا کتاب میں مذہب اہلبیتؑ کا اہلسنت سے تعلق نہ ہونے کی مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ "یہ تو اہل کشف کے مشاہدہ سے ثابت ہوا کہ اہلبیتؑ کی تقلید شریعت میں مطلوب نہیں۔" (حوالہ مذکورہ بالا) اتنے بڑے عالم اہلسنت کا بیان کافی ہے یہ بتانے کے لئے کہ حضرات اہلسنت کا اہلبیت کی پیروی سے ان کے ارشادات سے ان کی اطاعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس طرح اگر امام اہلسنت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب قرۃ العینین

کی فصل اول کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اہلسنت کے اصول وفروع آئمہ اربعہ کی فقہ کا دارومدار آثار مرتضٰی یعنی مولا علیؑ کے فرمودات پر نہیں ہے اس کی تفصیل میں نے اپنی کتاب اہلبیتؑ اور اہلسنت میں دی ہے۔ اس کتاب میں میں نے علمائے اہلسنت کی تحریر کے آئینہ میں مذہب اہلسنت کو خلاف مذہب اہلبیت ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ اردو داں طبقہ کے لئے حضرت فضیلت جنگ بانی جامعہ نظامیہ کا حوالہ بہت کافی ہے اس حوالہ کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب حضرات اہلسنت کا مذہب اہلبیت سے تعلق نہیں ہے اور شیعہ ان کی پیروی کے دعویدار ہیں اور اپنی کتب فقہ وتفسیر وعقائد سے اس کا ثبوت دیتے ہیں۔ یعنی شیعہ سنی دونوں مذاہب کی کتابیں الگ ہیں فقہ وحدیث وتفسیر کے ماخذات الگ ہیں تو پھر شیعوں کے خلاف لکھنے سے کیا فائدہ اہلحدیث دیوبندی بریلوی کی کتب احادیث مشترک ہیں۔ تفسیر مشترک ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف استدلال کریں مگر شیعہ سنی اصول کے ماخذ حدیث کے ماخذ روایات کے اصول وغیرہ مشترک نہیں تو استدلال کیسے کریں گے۔ بہتر ہے کہ شیعہ سنی اپنے اپنے طریقہ پر رہ کر اپنے قوم کی اصلاح کریں ہاں اگر کوئی تحقیق کا طالب ہو تو فریقین کی کتابوں کو پڑھکر اپنے قوم کی اصلاح کریں ہاں اگر کوئی تحقیق کا طالب ہو تو فریقین کی کتابوں کو پڑھ کر خود فیصلہ کرے گا۔ اس کے اپنے ضمیر کا فیصلہ، قبر کا معاملہ ہے جس کے مذہب کی کتابوں سے دوسرے مذہب کا حق ہونا ثابت ہو تو وہ جہاں حق دیکھے وہاں چلا جائے۔ پھر سنجیدگی سے اپنے حق ہونے پر دلائل کو پیش کرے نہ یہ کہ جارحانہ انداز میں فریق مخالف کے خلاف اپنے غصہ کو نکالے یہ ستی

شہرت کا ذریعہ تو بن سکتا ہے مگر حق کی تبلیغ کا نہیں۔ حق مظلومیت سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ ظلم سے اور شیعہ مذہب کی پہچان ہی مظلومیت سے ہوئی ہے دور بنو امیہ ہو کہ دور بنی عباس ایوبی دور ہو کہ سلجوقی ہر دور میں شیعت مظلومیت کے ذریعہ پہچانی گئی ہے۔ آج بھی عراق کے بعض مقامات پر اور افغانستان میں شیعوں پر مظالم طالبان کی بربریت پر علمائے اسلام کی خاموشی شیعوں کی مظلومیت کی دلیل ہے شیعوں پر ظلم کی خونی داستان تاریخ ابن کثیر وطبری میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے شیعوں پر ظلم صرف قید وبند یا دار ورسن تک محدود نہ رہا بلکہ اہلبیت رسولؐ کی خالص محبت کی سزا میں ان پر قلم کے ذریعہ شدید ظلم ڈھایا گیا۔ پروپگنڈے گندے الزامات بائیکاٹ کے فتوے عبداللہ ابن سبا کی پیروی کا الزام یہودیوں سے مماثلت دے کر انہیں کافر ومرتد قرار دیا گیا اور آج تک یہ ظلم باقی ہے۔ اہلحدیث کے شیخ الاسلام ابن یتمیہ نیز ابن خرم وغیرہ نے شیعوں کے خلاف گندے الزامات کا اتنا شدید پروپگنڈہ کیا کہ بعد میں آنے والوں نے ان الزامات کو شیعی عقائد سمجھ کر شیعوں سے نفرت کی جب کہ شیعوں کے عقائد کی کتابیں ان الزامات سے پاک ہیں شیعوں پر جیسے جیسے مظالم بڑھتے گئے ویسے ویسے یہ مذہب اللہ کے فضل سے ترقی کرتا گیا یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ جامعہ ازہر مصر کے استاذ علامہ ابوزہرہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے عہد خلافت میں حجاج بن یوسف ایسے سفاک کو عراق کا گورنر مقرر کیا۔ حجاج نے ظلم وجور کے سابقہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے اس کے تشدد کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعہ مذہب کو مزید ترقی نصیب ہوئی۔ (تاریخ المذاہب الاسلامیہ باب وہ زماں ومکاں جہاں شیعہ مذہب پروان چڑھا

صفحہ ۶۷، دار الکتاب دیو بند ترجمہ غلام احمد حریدی)

شیعہ مذہب کی ترقی بقول ابوزہرہ ظالموں کے ظلم کا ہونا ایک بڑا سبب ہے۔ یہ ظلم نہیں تو کیا ہے کہ جس لفظ شیعہ کے ذریعہ رسول خداؐ نے جنت کی بشارت دی ہے وہ لفظ قابل تکفیر اور نفرت کے قابل ہو گیا۔ مخالف مذہب شیعہ مناظر اہلسنت ابن حجر مکی اپنی مشہور کتاب صواعف محرقہ کے باب یازدہم میں یہ حدیث لکھتے ہیں کہ مولا علیؑ سے روایت ہے میرے خلیل "رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اے علی تو اللہ کے پاس آئے گا اور تیرے شیعہ راضی اور پسندیدہ ہوں گے" (صواعق محرقہ ترجمہ اردو برق سوزاں باب یازدہم ص ۵۱۹)

علیؑ کے شیعہ بقول پیغمبرؐ اسلام اللہ کے نزدیک راضی وپسندیدہ ہیں۔ پھر شیعوں سے نفرت کرنے والے کافر کہنے والے کیا ہوئے عجیب بات ہے کہ مسلمانوں میں تہتر فرقے ہیں مگر رسول خداؐ نے کسی فرقہ کا نام نہیں لیا سوائے شیعوں کے اور جن کا رسولؐ نے نام نہیں لیا وہ آج شیعوں کو کافر کہہ رہے ہیں افسوس ہے علامہ ابن حجر نے جب دیکھا کہ شیعوں کی تائید ہو رہی ہے تو فوراً اس روایت کے ذیل میں لکھدیا کہ "آپ کے شیعہ اہلسنت ہیں" (حوالہ سابقہ) کوئی ان سے پوچھے کہ جب اہلسنت شیعہ ہیں تو پھر وہ اپنے کو اہلسنت کیوں کہتے ہیں شیعہ کیوں نہیں کہتے۔ رسول خداؐ کے دئے ہوئے لفظ کو اپنے لئے پسند کرنے کے بجائے اس سے نفرت کیوں کرتے ہیں۔ اس تناقض کا کوئی حل نہیں ملتا۔ نیز اسی سابقہ حوالہ کے صفحہ ۵۴۳ میں یہ روایت بھی لکھتے ہیں کہ "دارقطنی کہتے ہیں ہمارے ہاں یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہے۔ پھر انہوں نے ام سلمہؓ سے بیان کیا ہے کہ میری

باری تھی۔ اور حضور علیہ السلام میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت فاطمہؓ آپ کے پاس آئیں۔ ان کے پیچھے حضرت علیؓ بھی تھے تو حضورؐ نے فرمایا اے علیؑ تو تیرے اصحاب اور تیرے شیعہ جنت میں ہوں گے۔ (صواعق محرقہ ترجمہ برق سوزاں باب یازدہم خاتمہ صفحہ ۵۴۳ شبیر برادرز اردو بازار لاہور)

غور کیجئے مرسلِ اعظمؐ نے کسی اور خلیفۃ المسلمین کا نام لے ان کے شیعوں کو جنتی نہ کہا بجز امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب کے لہذا اب جسے خود کو جنتی کہنا ہو وہ فخر سے کہے کہ میں علیؑ کا شیعہ ہوں۔ اس کے بعد شیعہ مذہب کی رد کے معنی سوائے اس کے کیا ہیں کہ مخالف شیعہ اپنے جنتی نہ ہونے کو بتلا رہا ہے۔ مجھے حیرت ہے لفظ شیعہ کے ساتھ کافر، مرتد یا باطل کے لفظ کا پیوند لوگ کیسے لگاتے ہیں جب کہ یہ لفظ مولا علیؑ سے نسبت پاکر حق کی علامت بن چکا ہے اور جب عالم ہونے کی حیثیت سے مشہور افراد اس کا استعمال اس طرح کرنے لگیں جو کہ خلاف حق ہے تو مجھے حیرت ہوتی ہے جب میں نے ایک کتابچہ ''شیعہ مذہب'' مولفہ سید محمد ہاشمی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی کو پڑھا یہ کتاب تلخیص ہے جسے محمد یحیٰ انصاری حاشیہ کے ساتھ مرتب کرکے شیخ الاسلام اکیڈمی مکتبہ انوار مصطفےٰ مغلپورہ حیدرآباد سے شائع کیا ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی اگر اس کتابچہ میں شیعوں کی معتبر کتابوں سے اگر ان کا خلاف حق ہونا ثابت کیا جاتا تو اسے کار خیر کہا جاتا اور حق کے قبول کرنے میں کوئی لمحہ ضائع نہیں کیا جاتا مگر حسب عمل در آمد قدیم دیگر مخالفین مذہب شیعہ کی طرح بلکہ ان سے کئی درجہ نچلی سطح پر یہ کتابچہ شائع ہوا اور شہر حیدرآباد جہاں مختلف

اسلامی فرقے امن و امان سے رہتے ہیں ان کے درمیان کشیدگی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس کتابچہ کے ذریعہ شعلہ بیان مقرر ہاشمی میاں کی علمی لیاقت کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اس کے جواب میں میں نے کتاب کا نام مذہب حق نام رکھا ہے اس میں اہلسنت کے مذہب پر نچلی سطح پر آ کر حملے کرنے کے بجائے صرف دفاع حق کا فطری راستہ اپنایا گیا ہے۔ کتابچہ شیعہ مذہب میں پائی گئی غلطیاں، غلط حوالے، تضاد بیانی اور جھوٹ کو آشکار کیا گیا ہے۔ ہاشمی میاں کی کتاب شیعہ مذہب کی پہلی اشاعت ۱۹۶۷ء ہے اور کتابچہ جو اس کی تلخیص اس کی حالیہ اشاعت ۲۰۰۵ ہے۔ اس سن اشاعت کے ساتھ بار بار یہ کتابچہ شائع ہو رہا ہے۔ اتنی قدیم کتاب جس میں کئی سال پہلے ہاشمی میاں نے شیعوں کے خلاف صرف اپنے غضب کا اظہار کیا ہے اور اس وجہ سے جیل بھی گئے ہیں اس کی دوبارہ اشاعت کرکے کونسی نیک نامی حاصل کی جارہی ہے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ تحفہ اثناعشریہ و آیات بیانات کے ہوتے ہوئے ہاشمی میاں کی کتاب نے اس میں کونسا اضافہ کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہاشمی صاحب خانوادۂ اشرفیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے خانوادہ سے ان کی رنجش ہوگئی ہے ہاشمی میاں کی تقریریں اہلبیت کے فضائل میں متاثر کن ہوئی ہیں جس سے یہ اپنی سیادت کو بتلاتے ہیں اور اس باعث ان پر شدت سے شیعت کا الزام ہے اس الزام سے بچنے کے لئے یہ کتابچہ ''شیعہ مذہب'' منظر عام پر آیا ہے یہ بتلانے کے لئے کہ وہ مخالف شیعہ ہیں۔ اسی کوشش کا حصہ ان کی رسوائے زمانہ کتاب ''خلیفہ راشد حضرت معاویہ'' ہے جس نے کئی ایک اہل طریقت کو ان سے

بدظن کر دیا ہے کئی درگاہوں کے دروازے ان پر بند ہوئے۔ سلسلہ وارثیہ کے معتبر افراد نے بتلایا کہ یہ اپنی اس کتاب کی اشاعت کو زندگی کی بڑی غلط مانتے ہیں مگر اس کی دوبارہ اشاعت نے ان کے ندامت پر پانی پھیر دیا۔ علامہ منان چشتی خادم درگاہ غریب نواز اجمیرؒ نے راقم الحروف کو کتاب ''داستان بنی امیہ'' اس کے جواب میں دکھائی اور مشائخین کی ان سے ناراضگی کی اطلاع دی۔ ایک طرف ہاشمی میاں اس کتابچہ ''شیعہ مذہب'' کے ذریعہ اپنی شیعہ مخالفت کو بتلاتے ہیں دوسری طرف لکھنو میں جلوس محمدیؐ کے نکالنے کے لئے شیعوں سے نشست و برخواست کرتے ہیں اور مشہور شیعہ علماء وقائدین کے سامنے اپنے سید ہونے اور شیعوں ہی کی بات کو اپنے اسٹیج سے کہنے کی دہائی دیتے ہیں۔ ان کی کتاب شیعہ مذہب کی اشاعت میری پیدائش سے قبل ہوئی ہے تب ہی اس کا جواب مولانا کرار صاحب قبلہ رئیس الواعظین نے دیا تھا اور اب اس کی دوبارہ اشاعت نے ان رنجشوں کو زندہ کر دیا ہے جو مر چکی تھیں جسے لوگ بھول چکے تھے ایک طرف ہاشمی میاں مولا علیؑ کے فضائل زور وشور سے بیان کرتے ہیں دوسری طرف قلمی طور پر حبِّ معاویہ کا پرچار کرتے ہیں اس سے ہاشمی میاں کی سیادت مشکوک ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ جب معاویہ نے منبروں سے مولا علیؑ کو برا کہلوایا تو سید ہاشمی صاحب اپنے جد کے مخالف کی تعریف کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں وہی جانیں مگر ہاشمی میاں کا یہ انداز بنو عباس کے کردار کی منہ بولتی تصویر ہے زبانی طور پر حب اہلبیت اور عمل خلاف محبت اہلبیت کیا۔ ہاشمی میاں اہلبیت کے مناقب میں نہیں لکھ سکتے تھے؟ کیا حمایت اہلبیت میں ناصبیت کے خلاف لکھ کر وہ اپنے کو واقعی سید ثابت کر سکتے تھے مگر اب تک ایسا نہ کیا حب معاویہ نے انہیں مناقب اہلبیت حقوق آل رسولؐ لکھنے

کی فرصت نہیں دی البتہ یہ فائدہ ضرور ہوا کہ کل کے دوست بریلوی آج مخالف ہو گئے اس طرح ہاشمی صاحب اپنا شخصی توازن قائم نہ رکھ سکے۔ جس کا اظہار ان کی متضاد تقریروں اور تحریروں سے ہوتا ہے۔ محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی کے مایہ ناز سپوت کے کتابچہ شیعہ مذہب کو پڑھنے ان کی اپنے خانوادہ کی جانب سے علمی نمائندگی اور اس پر اضافہ یہ کہ کچھوچھوی شیخ الاسلام مدنی میاں برادر معظم ہاشمی میاں کی اس کتاب کی توثیق کرنے سے یہ شبہ یقین میں بدل جاتا ہے اپنی جوابی کتابچہ ''مذہب حق'' میں ان چیزوں کو آشکار کیا ہے اس کا مقصد حق کا دفاع ہے نہ کہ کسی مذہب پر حملہ امید ہے کہ ارباب تحقیق اس جواب کو پڑھکر خود ہی فیصلہ فرمائیں گے کون صحیح ہے اور کون غلط ہے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

☆

حق و باطل کی کشمکش

اس عنوان کے تحت ہاشمی میاں کچھوچھوی شیعوں کے خلاف زہرافشانی یوں فرماتے ہیں کہ ''یہی وہ جماعت ہے جواز آدم تا ایں دم صداقت، عدالت، سخاوت اور سیاست سے برسر پیکار رہی اس کے چیرہ دستیاں اتنی بڑھ گئیں کہ یہ انبیاء اور صالحین کے خوں سے ہولی کھیلتی رہی عہد رسول اللہؐ میں یہی جماعت آپ کی مخالفت میں پیش پیش رہی۔''

ہاشمی میاں کے یہ جملے ان کی شعلہ بیانی کو تو ظاہر کرتے ہیں مگر شیعوں کے خلاف یہ کوئی دلیل نہیں بنتے دور انبیاء میں شیعان علیؑ کہاں تھے ایک طرف تو شیعوں کے مخالفین شیعوں کا لیڈر عبداللہ ابن سبا دور خلیفہ ثالث میں بتلاتے ہیں دوسری طرف دور انبیاء میں انبیائے سابقین کے قاتل اور عہد رسولؐ میں مخالفین رسولؐ میں شیعوں کو بتلایا جارہا ہے۔ اگر ابن سباء کے متعلق علماء اہلسنت کا دعویٰ صحیح ہے کہ وہ شیعوں کا پہلا قائد تھا جو دور خلیفہ ثالث میں گذرا تو پھر دور رسالتؐ میں ابن سباء کے نہ ہونے سے انبیائے ماسبق کے دور میں نہ ہونے سے اور شیعوں کے ہونے سے شیعوں کا ابن سبا سے تعلق غلط ثابت ہوتا ہے اس طرح ہاشمی میاں خود اہلسنت کے علماء کی رد کررہے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ ''اسی جماعت نے سرور کائنات کے پردہ فرمانے کے بعد اصحاب رسولؐ میں پھوٹ ڈالنے کی ناپاک کوشش کی۔ اسی جماعت کے ایک فرد نے حضور فاروق اعظم کو شہید کیا۔'' اس بیان

سے اور واضح ہوگیا ابن سبا جو دور خلیفہ ثالث میں ظاہر ہوا وہ غلط ہے کیونکہ '' شیعہ پہلے سے موجود تھے اور فاروق اعظم کو قتل شیعوں نے کیا اب علمائے اہلسنت کا یہ الزام کہ عبداللہ بن سبا یہودی جو خلیفہ ثالث کے دور میں تھا وہ شیعوں کے عقائد کا موجد ہے اور شیعت کا باغی ہے اس کی رد ہوگئی کیونکہ ہاشمی میاں کی تحقیق میں شیعہ ابن سباء سے بھی پہلے چلے آرہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہی وہ جماعت ہے جس نے کعبۃ اللہ کے حج کے بہانے مدینۃ الرسول کو عثمانی خون سے دلہن بنادیا'' اب تک تو ہم یہ سنتے تھے کہ شیعہ ہی قاتلان حسینؑ ہیں اب ہاشمی میاں نے نیا انکشاف کیا کہ شیعہ قاتلان عثمان ہیں۔ آخر یہ پروپگنڈہ کب تک چلے گا اگر شیعہ مدینہ کی زمین کو خلیفہ کے خون سے نہلارہے تھے تو حامیان خلیفہ جنہوں نے ان کی بیعت کی تھی وہ سب کہاں چلے گئے کیوں نہیں بچایا کیوں نہیں اپنے محبوب خلیفہ کی سپر بنے؟ کیوں نہیں سبائیوں کو ماردیا؟ حد ہوگئی کہ اپنے محبوب خلیفہ کی مدد تو دور کی بات ہے ان کی نماز جنازہ میں تک شریک نہ ہوئے ایک روایت میں سولہ اور ایک میں صرف چار کا ذکر ملتا ہے اور یہ زیادہ ثابت ہے چنانچہ طبقات ابن سعد میں لکھا ہے۔ ''عبداللہ البہی سے مروی ہے کہ جبیر بن مطعم نے عثمان پر سولہ آدمیوں کے ہمراہ نماز پڑھی جو مع جبیر کے سترہ تھے۔ (اس سے قبل یہ روایت ہے) نیار بن مکرم نے کہا کہ میں نے معاویہ سے کہا کہ میرا گھر تاریک ہوگیا۔ میں ان چار اشخاص میں سے ہوں جنہوں نے امیر المومنین کا جنازہ اٹھایا دفن کیا اور ان پر نماز پڑھیں۔ معاویہ نے انہیں پہچان لیا اور کہا کہ تعمیر منقطع کردو ان کے گھر کے آگے عمارت نہ بناؤ۔ معاویہ نے مجھے تنہائی میں بلا کر کہا کہ کب تم

نے انہیں اٹھایا، کب دفن کیا اور کس نے ان پر نماز جنازہ پڑھی؟ میں نے کہا ہم نے انہیں شب شنبہ کو مغرب عشاء کے درمیان میں اٹھایا تھا۔ ابن مطعم تھے۔ حکیم بھی خرام اور ابوجہم بن حذیفہ العدوی تھے۔ جبیر ابن مطعم آگے بڑھے۔ انہوں نے ان پر نماز پڑھی (ہم نے اقتدا کی) معاویہ نے ان کی تصدیق کی حقیقت میں یہی لوگ تھے۔ جو قبر میں اترے تھے۔ ابن سعد (مولف) نے کہا کہ پہلی حدیث کہ ان پر چار آدمیوں نے نماز پڑھی، زیادہ ثابت ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ باب حضرت عثمان کا دفن صفحہ ۴۷۱) ہاشمی میاں بتلائیں کہ سبائی آخر ایسی کتنی تعداد میں تھے کہ مسلمانوں کا خلیفہ قتل ہوگیا۔ مدینہ جو اصحاب رسولؐ سے بھرا ہوا تھا۔ بجز چار افراد کے کسی نے نماز نہ پڑھی کیا یہ سب شیعہ تھے۔ حتی کہ آپ کے محبوب راشد خلیفہ حضرت معاویہ بھی جنازہ حضرت عثمان میں شریک نہ ہوئے کیا یہ سب شیعہ تھے۔ اکابر صحابہ کا نماز جنازہ میں شریک نہ ہونا سوالیہ نشان قائم کرتا ہے۔ چونکہ آپ نے حضرت عثمان کے قتل کے سلسلہ میں شیعوں پر الزام دینے میں کوئی حوالہ نہیں دیا اسلئے میں مزید گفتگو کو آگے بڑھائے بغیر اس سوالیہ نشان؟ کو یہاں قائم کر کے آگے آپ کے جملے لکھتا ہوں ہاشمی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اسی فرقہ نے سیدنا امام حضور حیدر کرارؑ کی حمایت کا دعویٰ کیا اور بے وفائی کی بنیاد ڈالی حضرت کو مدینۃ الرسول ﷺ چھوڑنے پر مجبور کیا اور کوفہ میں لے جا کر شہید کر ڈالا'' اللہ کا شکر ہے شعیہ ہر دور میں جناب امیرؑ کی حمایت میں رہے ہیں۔ رہی بات بے وفائی کی تو اس کا آپ کو حوالہ دینا چاہئے تھا تا کہ ہم آپ کو حوالے کا جواب دیں محض الزام تراشی بے بنیاد بات ہے رہی بات شیعوں پر

الزام قتل جناب امیرؑ کی تو آپ کے ہر آن نئے انکشاف سے دنیائے تحقیق میں زلزلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کبھی آپ شیعوں کو نبیوں کا بھی آپ شیعوں کو دوسرے اور تیسرے خلیفہ کا قاتل کہتے ہیں اور اب آپ نے جناب امیرؑ کا قاتل کہہ دیا۔ آپ کی زبان ہے اس پر کس کا حق ہے جو چاہے کہئیے مواخذہ کے دن محشر میں دیکھا جائے گا۔ البتہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ حضرت غازی ملت ہاشمی میاں یہ تو بتلایئے کہ ابن ملجم ملعون (جس پر لعنت کرنا شیعہ مذہب میں واجب ہے) کی شان میں جس خبیث نے قصیدہ لکھا یعنی عمران ابن حطان یہ ملعون بدترین خارجی کس کا راوی ہے شیعوں کا یا آپ کا فتح الباری میں اس کا قصیدہ اور اس سے روایت کا ذکر ہے بتایئے ابن مجلم ملعون کے مداح سے روایت لینے والے کا مذہب ابن ملجم ہی کا ہوگا یا نہیں؟ اور ابن ملجم قاتل علیؑ ہے اور اس کے مداح کو راوی مان کر اس کی روایت پر عمل جس مذہب میں جائز ہے۔ خوش نصیبی سے وہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور نہ وہ ہمارا راوی ہے اور مولیٰ علیؑ کی شہادت کے حالات پیدا کرنے کا ذمہ دار آپ کا راشد خلیفہ معاویہ ہے مولانا عنایت اللہ سبحانی سنی سے سوال ہوا کہ ''کیا حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت علیؑ سے بغاوت نہیں کی تھی؟ اور کیا ان کی شہادت کے لئے حالات پیدا کرنے کے ذمہ دار حضرت معاویہ نہ تھے؟ مولانا سبحانی یہ سب کچھ صحیح ہے۔ یہ سب تاریخی حقائق ہیں جنہیں کون جھٹلا سکتا ہے مگر حضرت معاویہ کی فتح و کامرانی اور ان کے اقتدار عظیم نے ان کی ساری غلطیوں پر پردہ ڈال دیا اور ان کی صحابیت نے ان کے شرف و تقدس کو برقرار رکھا۔

(المیزان عنایت اللہ سبحانی کی علمی مجالس کا مجموعہ مجلس ۱۶ صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

مشہور عالم دین عنایت اللہ سبحانی نے بتلایا کہ معاویہ شہادت مولا علیؑ کے ذمہ دار ہیں کہیے کیا معاویہ شیعہ تھے؟ جو آپ شیعوں کو قاتل جناب امیرؑ کہہ رہے ہیں۔ ہاشمی میاں کہتے ہیں۔ اسی جماعت نے حضرت امام حسن کی بے حرمتی کی اور زہر دے کر ابدی نیند سلایا د۔''

چلئے آپ کا یہ الزام کہ شیعہ امام حسنؑ کے قاتل ہیں وہ بھی لکھ دیا آپ نے تو کوئی حوالہ نہ دیا مگر ہمیں امام حسنؑ کے قاتل کے سلسلہ میں حوالہ ملا ہے دیکھئیے قاتل کون ہے؟

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ ''حضرت قتادہ اور حضرت ابوبکر ابن حفص فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ کو زہر دیا گیا آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت الاشعث ابن قیس الکندی نے زہر دیا، محدثین کی ایک جماعت کا یہ کہنا کہ جعدہ نے آپ کو اس لئے زہر دیا کہ معاویہ نے اسے پوشیدہ طور سے کہا تھا کہ وہ آپ کو زہر دے دے''

(مولا اور معاویہ بابا خلیل احمد چشتی صفحہ صفحہ ۲۹۷)

ارے ہاشمی میاں یہ کیا ہو گیا آپ شیعوں کو امام حسنؑ کے قتل کا الزام دیتے تھے مگر بابا خلیل چشتی صاحب نے ان کا قاتل آپ کے راشد خلیفہ معاویہ کو بتایا ہے۔ نہ آپ شیعوں کو یہ الزام دیتے اور نہ یہ راز آشکار ہوتا چلئیے آپ کے اس الزام سے ایک فائدہ ہوا کہ آپ کے راشد خلیفہ معاویہ کا کارنامہ سامنے آ گیا۔
ہاشمی صاحب فرماتے ہیں ''اسی فرقہ نے نواسہ رسول اطہر جگر گوشہ خاتون جنت اور

قرار جان علی مرتضی اور دیگر اہل بیت علی کو اپنے نصرت کے بہانے بلا کر کربلا کی سیج سجائی۔ اس آیت کا مصداق بنا کر (انعمت علیھم) کی صف میں لا کر کھڑا کیا خود کو (غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) میں شامل کر لیا میرا ایمان ہے کہ یہ خون میدان حشر میں رنگ لائے گا۔''

ہاشمی میاں نے ان جملوں میں جہاں شیعوں پر قاتلان حسینؑ ہونے کے قدیم الزام کو دہرایا ہے وہیں پر اک نیا انکشاف کیا کہ انعمت علیھم۔ انعام والوں کی صف میں سید الشہداءؑ کو شیعوں نے لا کے کھڑا کیا۔ ہاشمی میاں صاحب آپ سلسلہ اشرفیہ کے پیر بنے بیٹھے ہیں آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ نعمت شہادت کی خبر تو اللہ کی جانب سے بوقت ولادت سید الشہداءؑ رسول خدا کو بتا دی گئی تھی۔ امام عالی مقام پیدائشی طور پر مجسم نعمت الٰہی تھے وہ کسی صف میں نہیں ہیں بلکہ ساری صفیں نعمت شہادت والوں کی ان کے پیچھے ہیں حب معاویہ اور بغض شیعہ میں آپ نے یہ کیا تحریر کر دیا کہ نعمت والوں کی صف میں لا کھڑا کیا تقریر و تحریر کا فرق بھی تو رکھئیے یہ تقریر نہیں ہے کہ جو چاہے کہہ دو اور طلاقت یا سبقت لسانی کا عذر پیش کر دو یہ تحریر ہے جو گرفت میں لیتی ہے تو شجرے آشکار ہو جاتے ہیں آپ ایسے خانوادہ اشرفیہ مخدومیہ سے اس جملہ کا صادر ہونا عجیب ہے شائد یہ محبّ معاویہ کا اثر ہے واللہ اعلم شیعوں کو امام عالی مقام کا قاتل کہنا یہ حربہ پرانا ہو چکا ہے اب کوئی نئی بات پیش کیجئے امام عالی مقام کو جن لوگوں نے دعوت دے کر۔ مدد کرنے سے ہاتھ اٹھا لیا وہ لشکر یزید کے افراد تھے۔ چنانچہ امام عالی مقام نے اپنے خطبہ آخر میں ان کا نام

لے کر فرمایا۔ اے شیث بن ربعی اے حجار بن الجبر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث تم لوگوں نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ میوے پک گئے ہیں۔ باغ سرسبز ہو رہے ہیں۔ آپ کی نصرت کے لئے یہاں لشکر آراستہ ہے آیئے۔ ان لوگوں نے جواب دیا ہم نے نہیں لکھا تھا۔ آپؑ نے کہا واللہ تم نے لکھا تھا۔ (تاریخ طبری حصہ پنجم صفحہ ۴۵۲،۴۵۳)

طبری کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے خط لکھ کر بلایا ان کا تعلق لشکر یزید سے ہے اور شیعہ یزید کو نہیں مانتے آپ کے مذہب کے علماء نے یزید کو فہرست خلفا میں چھٹا خلیفہ مانا ہے۔ اور اکثر علماء اس پر لعنت کرنے میں توقف کرتے ہیں جب کہ شیعہ مذہب میں یزید ملعون آئمہ کی فہرست میں نہیں اور نہ ہی اس پر لعنت کرنے میں کوئی توقف ہے بلکہ شیعہ یزید پر جس نے یزید کو خلیفہ بنایا اس پر اور جس کے سہارے یزید کو بنانے والا بنا ہے ان سب پر لعنت کرتے ہیں اور اہم بات یہ ہے کہ امام عالی مقام نے بوقت رخصت فرمایا: اے سید سجاد مدینہ جانا تو میرے شیعوں کو میرا اسلام کہنا امام عالی مقام نے شیعوں کو سلام بھجوا کر الزام قتل سے بچالیا کیونکہ کربلا میں آپ کا کوئی شیعہ آپ کے مقابل نہ تھا۔

ہاشمی صاحب کہتے ہیں کہ بغداد کی مقدس و متبرک سرزمین کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اس کے اسلامی ماحول کو ختم کر کے الحاد و عیش پرستی کو تقویت پہنچانے کے لئے ہلاکو کو اس پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ نام نہاد غازی ملت تاریخی حقائق سے بالکل ناواقف ہیں بغداد کی تباہی اور ہلاکو کی آمد کے لئے بغداد کا

پھاٹک کھلوانے کے ذمہ دار حنفی و شافعی فساد ہے اور حنفیوں نے پھاٹک کھولدیا تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد اپنی مشہور زمانہ تفسیر ترجمان القرآن میں لکھتے ہیں کہ چنانچہ ہلاکو خاں کو اسلامی ممالک پر حملے کی سب سے پہلی ترغیب خراسانیوں کے اسی جھگڑے سے ملتی تھی۔ حنفیوں نے شافیوں کی ضد میں آکر بلاوا بھیجا اور شہر کے پھاٹک کھولدیئے۔ (ترجمان القرآن ج ۴ صفحہ ۶۶۵)

آئمہ اہلبیت کو چھوڑ کر آئمہ اربعہ کی پیروی وتقلید کرنے اور آپسی کشیدگی اور جذبہ مسابقت نے حنفیوں اور شافیوں کو باہم دست و گریباں کر دیا اور حنفیوں نے اسلامی ملک کی بربادی کے لئے ہلاکو خاں کو بربریت کی دعوت دے کر عالم اسلام کی بربادی کا سبب بنے اور بدنام شیعہ ہوئے اور شیعوں کی اس بدنامی کی وجہ آپ جیسے افراد ہیں جو اپنی کسی بات کا حوالہ دیئے بغیر الزام تراشی کرتے ہیں ان سے اس واقعہ کو شہرت ملی اور شیعہ بدنام ہوئے اس کا اجر ہاشمی صاحب آپ کو قیامت میں ملے گا۔

ہاشمی میاں۔ ''قرآن پاک کو بازیچہ عثمان یا صحیفہ عثمان قرار دے کر تحریف شدہ نامکمل اور ناقص ثابت کر کے دین و یقین کو بدلنے کی ناپاک کوشش کی۔''

سوائے الزام تراشی کے ہاشمی صاحب کو کچھ نہیں آتا شیعوں کے کتب عقائد کو پڑھتے وہ عدم تحریف کے قائل ہیں خود آپ اپنے مسلک کے مقتداء جناب احمد یار خان صاحب نعیمی مراد آبادی کی تفسیر نعیمی جلد اول کو پڑھ لیتے تو کبھی شیعوں پر تحریف قرآن کا الزام عائد نہ کرتے کم سے کم اپنے مسلک کی معتبر کتابیں

تو پڑھئے سستی شہرت کے لئے شیعوں پر الزام عائد کر رہے ہیں اور بے شعوری میں اپنے ہی مسلک کے خلاف بول رہے ہیں اس پر یہ حال کے غازی ملت بنے بیٹھے ہیں اگر شیعہ تحریک کے قائل ہیں تو علامہ نعیمی تفسیر نعیمی میں شیعوں کے عدم تحریف کا ذکر کیوں کرتے ہیں کیوں شیعی حوالہ دے کر شیعوں پر تحریف کے الزام کو رد کرتے ہیں۔ کیا وہ شیعوں سے خائف تھے؟ یا جاہل تھے؟ یا خلاف مذہب تقیہ کر لیا تھا؟ نہیں ایسا کچھ نہیں جو انہوں نے لکھا صحیح لکھا تو پھر آپ نام نہاد غازی ملت جھوٹ بول رہے ہیں آپ سے تو آج کے مشہور بریلوی عالم ڈاکٹر طاہر القادری بہتر ہیں جنہوں نے اپنی کتاب مناظرہ ڈنمارک میں شیعوں پر تحریف کے الزام کی رد کر دی مجھے افسوس ہے آپ اس پیرانہ سالی میں اپنی ذلت و جہالت کو اپنی تحریر کے آئینہ میں ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

ہاشمی صاحب نے اپنی کتاب کے اس باب میں کسی غیر معروف ایرانی شیعہ کی نامعتبر کتاب اثنائے عشری شیعہ تجلی روح ایرانی کو بحوالہ توحید حصہ دوم سے مذہب زرتشت کی تعریف کرنے کو بتلایا اور یزداں واہرمن خیر وشر معرکے میں خیر کے غلبہ کو بارہویں امام کے ظہور سے تعبیر کرنے کو بتلایا ہے جب بارہویں امام کے ظہور کا عقیدہ شیعوں کی معتبر کتابوں میں خصوصاً کتب مناظرہ میں علمائے اہلسنت کی کتابوں کے حوالوں سے تفسیروں سے ثابت کیا گیا ہے تو ایک غیر معروف گمنام ایرانی شعیہ کا نامعتبر حوالہ ہاشمی میاں کے کمزور بے تحقیق مطالعہ کا گواہ ہے۔ کیا ہاشمی صاحب بارہوں امام کی غیبت کے قائل نہیں ہیں خود ہاشمی صاحب آپ حیدر آباد میں شب برات کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے حدیث ثقلین کی روشنی میں کہہ چکے

ہیں کہ جیسے قرآن باقی ہے اہلبیت کا ایک فرد باقی ہے اس کا کیا مطلب ہوا اگر یہہ آپ کا اپنا عقیدہ نہیں ہے تو اسے آپ نے خطیب الایمان طاہر جرولی مرحوم یا اس پایہ کے کسی ذاکر اہلبیت کے نکتہ کو اٹھایا ہے۔ کیونکہ آپ کی تقاریر میں فضائل اہلبیت کے ضمن میں شیعہ لب ولہجہ اور شیعہ ذاکروں کے نکات واضح طور پر ملتے ہیں۔ بہر حال علمی دنیا میں کسی گمنام مولف یا مصنف کا حوالہ قابل غور نہیں ہوتا۔ ہاشمی صاحب نے شیعوں کے غیر معروف گمنام حوالے سے مذہب زرتشت سے جوڑ دیا اور آگے گفتگو کرتے ہوئے ایک اور گمنام شیعہ عالم کی وضعی کتاب کا حوالہ دے کر شیعوں کو یہودیت سے جوڑ دیا۔ فرماتے ہیں کہ کیا شیعہ مائل بہ یہودیت ہیں؟ آیئے اس کا بھی جواب کسی شیعہ قلمکار سے ہی حاصل کریں۔ چنانچہ ایک شیعہ مجتہد فاضل ابتر آبادی اپنی تصنیف مہنج المقابل میں لکھتے ہیں جس کا اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ ہاشمی میاں جھوٹ بولنے میں دلیری سے کام لے رہے ہیں کیوں نہ ہو غازی ملت جو ٹہرے۔ نہ ایران کا کوئی مقام ابتر آباد ہے نہ کوئی کتاب منہج المقابل ہے اگر ہاشمی میاں یا ان کے مریدین حیدر آباد سے کچھوچھ تک شیعوں کے کتب فہرست کتب میں کسی شیعہ مجتہد کی کتاب ''منھج المقابل'' اگر بتا دیں تو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ ہاشمی صاحب نے صاف طور پر جھوٹ کہا ہے اس کے بعد اردو ترجمہ میں عبداللہ ابن سبا کے جو سابق میں یہودی تھا کے حوالے سے شیعوں کو یہودی قرار دینے کی ناپاک کوشش کی ہے اردو ترجمہ کے حوالے میں کتاب آفتاب ہدایت اور توحید حصہ دوم کا حوالہ دیا ہے یہ آفتاب ہدایت کا مترجم کون ہے کس مطبع سے چھپی؟ توحید حصہ دوم کس کی کتاب ہے یا کوئی ماہانہ رسالہ ہے کیا ہے؟ کوئی تفصیل نہیں لگتا ہے۔ یہ بھی کوئی وضعی (من گھڑت) کتاب ہے، عبداللہ ابن سبا کو

یہودی کہکر اس کے ماننے والوں میں شیعوں کو قرار دے کر مذہب شیعہ کو یہودیت سے مماثلت دینا کوئی نئی بات نہیں یہ تمام شیعہ دشمنوں کا قدیم سے چلا آرہا پروپگنڈہ ہے۔شیعوں کی طرف سے کئی بار جواب دیا گیا۔ ماضی قریب میں محقق عالم علامہ مرتضی عسکری صاحب قبلہ طاب ثراہ نے تین جلدوں میں اپنی کتاب عبداللہ ابن سباء لکھی ہے جس میں اس کے وجود کا فرض ہونا ثابت کیا ہے نیز مصری سنی عالم طٰہ حسین نے اپنی کتاب ''فتنۃ الکبریٰ'' میں ابن سبا کو فرضی وجود لکھا ہے مگر ہاشمی میاں کو اس علمی تحقیق سے کیا مطلب ہے وہ تو خود پر عائد کردہ شیعت کے الزام کو دھونے کے لئے شیعوں کو محض چند گالیاں دے کر اور الزام تراشیاں کر کے خود سنی ثابت کرنا چاہتے ہیں تاکہ ''سنی آواز'' رسالہ انہیں یا ان کے خانوادہ کو شیعہ نہ قرار دے۔سنی آواز رسالہ ہمیں دستیاب ہوسکتا ہے اور اس میں ہاشمی میاں اور ان کے خانوادہ کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہم بھی اسے یہاں لکھ سکتے ہیں مگر اس کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ ہمیں ہاشمی صاحب سے نظریاتی اختلاف ہے کوئی شخص اخلاف نہیں ہے۔ کاش وہ اپنے مورث اعلیٰ حضرت سید جہانگیر اشرف سمنانیؒ کے مذہب ومسلک ہی کو سمجھے ہوتے تو اپنی کتاب کے اوراق ردشیعت میں سیاہ نہ کرتے جس سے ان کے نامہ اعمال کی سیاہی گہری ہوگئی۔ حضرت مخدوم اشرف سمنانی کے مقام ومرتبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے خانوادہ سے ہاشمی صاحب سے منسلک ہونے کو دیکھتے ہیں تو ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہاشمی صاحب سے امید تھی کہ وہ اپنی شہرت کے ساتھ اپنی لیاقت علمی کا مظاہرہ کریں گے اور ناصبیت وخارجیت کے خلاف لکھیں گے فضائل اہلبیت کی نشر واشاعت کریں گے مگر افسوس وہ اپنا ذہن وشخصی توازن کھو بیٹھے اور جھوٹ وتضاد

بیانی سے شیعوں کے خلاف بولنے لگے اگرچہ حضرت شافعی جنہیں لوگ امام مانتے ہیں انہیں بھی شیعہ کہا گیا مگر انہوں نے الزام شیعت سے بچنے کے لئے شیعوں کو یہودی یا مجوسی کا فرومرتد نہ کہا کم سے کم ہاشمی صاحب کو حضرت شافعی کی پیروی کرنا چاہئے تھی اور اگر ہاشمی میاں حنفی ہیں تو اپنے امام اعظم حضرت ابو حنیفہ کا فتویٰ بتلایئے جنہوں نے شیعوں کو یہودی یا مجوسی سے تشبیہ دی.ہو جب کہ بقول ہاشمی صاحب کے شیعہ آدم کے دور سے چلے آرہے ہیں تو کیا حضرت ابوحنیفہ شیعوں سے حسن ظن رکھتے تھے۔ یا باطنی طور پر شیعہ تھے کہ شیعوں کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی خاموش رہے یا ہاشمی میاں حضرت ابوحنیفہ سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔اس کا فیصلہ ہم ان کے ضمیر پر چھوڑتے ہیں۔

شبیہہ ذوالجناح

اس عنوان کے ذیل میں شیعوں کی رسومات عزاء پر تنقید کی ہے اور اس کا بھونڈا مذاق اڑایا ہے پہلے تو شبیہہ کے سلسلہ میں مفردات راغب سے اس کی عبارت پیش کی۔اس کا مفہوم لکھا اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ''اب غور فرمائیں کہ اصل کو چھوڑ کر سایہ کو پکڑنا یا سانپ کے گذر جانے کے بعد لکیر پیٹنا کہاں کی دانشمندی ہے اس شبیہ کی چکر میں پڑ کر ہر شیعہ چکر کھا رہا ہے۔ جب ہم جانتے ہیں کہ یہ دلدل دراصل وہی گھوڑا ہے جو کل یکوں اور تانگوں میں جوتا جاتا ہے تو اس کی تعظیم وتو سیر کیوں کر قرین قیاس ہوسکتی ہے۔''

ہاشمی صاحب نے اپنی کئی تقریروں میں کئی مرتبہ لکھنو اور حیدرآباد میں بیان کیا ہے کہ رسولؐ اکرم امام عالی مقام کے لئے ناقہ بنے تھے یعنی ناقہ کی شبیہہ

بنے تھے۔تو اگر شیعہ امام عالی مقام کے گھوڑے کی شبیہہ نکالیں جس نے آخری سانس تک وفاداری کی تو حیرت کیوں ہے۔ رہی بات اس کی کہ یہ گھوڑا ایکوں تانگوں میں جوتا جاتا ہے تو اس کی تعظیم کیوں؟ یہ محض آپ کا اپنا خیال ہے ورنہ جو گھوڑا امام حسینؑ کے سواری سے منسوب ہے اس سے کوئی کام نہیں لیا جاتا آپ کہیں سے معلوم کرلیں یقین نہ ہو تو پروفیسر رفیعہ شبنم عابدی جنہوں نے عزاداری کے مضمون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لی ہے ان کے مضمون کی پہلی جلد میں تحریری ثبوت پڑھیئے وہ لکھتی ہیں کہ ''شیعہ اسی وفادار خدمت گار حسینؑ کی یاد میں ذوالجناح کی شبیہ نکالتے ہیں ایک گھوڑے کو باقاعدہ فوجی اسلحہ جات سے مسلح کیا جاتا ہے اور اس کی جھول پر سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ جو اس گھوڑے کی یاد تازہ کرتے ہیں جو حضرت امام حسینؑ کے بعد میدان کربلا سے تنہا واپس ہوا تھا۔ اکثر جگہ تو اس کام کے لئے ایک مخصوص گھوڑا سال بھر کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے اور کوئی کام نہیں لیا جاتا۔'' (ہندوستان میں شیعت اور عزاداری پروفیسر رفیعہ شبنم عابدی باب تعزیتی مراسم صفحہ ۲۲۹)

ہاشمی صاحب اپنی نادر تحقیق سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ امام عالی مقام سیدالشہداءؑ کی بوقت آخر سواری گھوڑا نہیں بلکہ ناقہ تھی وہ لکھتے ہیں کہ شائد کوئی کہہ بیٹھے کہ حضرت امام حسینؑ کی سواری میں گھوڑا ہی تھا جب حضرت امام میدان کربلا میں جوہر شمشیر حیدری دکھلا رہے تھے تو جواب میں حمید بن مسلم کی روایت جو طبری میں ہے پیش کروں گا کہ ''اور آپ کے ساتھ ایک گھوڑا تھا اس کا نام لاحق تھا۔اس گھوڑے پر حسینؑ ابن علیؑ کو سوار کیا جب دشمن آپڑے تو آپ نے اپنی ناقہ کو طلب

کیا اس پر سوار ہوئے (تاریخ طبری حصہ اول جلد دوم صفحہ ۲۵۴۔۲۵۵) اس روایت نے بات بالکل صاف کردی کہ بوقت جنگ میدان کربلا میں سرکار حسینؑ گھوڑے پر نہیں بلکہ ناقہ پر سوار تھے۔ دوسری جگہ یہی حمید بن مسلم روایت کرتے ہیں ''یہہ کہ کر آپ نے ناقہ کو بٹھا دیا عقبہ بن سمعان کو حکم دیا۔ انہوں نے ناقہ کو باندھ دیا۔ اب دشمنوں نے آپ پر حملہ شروع کیا۔ (تاریخ طبری حصہ اول جلد دوم صفحہ ۲۵۷) اب یہاں بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ اس شبیہہ کے جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں۔'' (شیعہ مذہب صفحہ ۱۲۔۱۳)

یہ ہے ہاشمی میاں کی تحقیق آپ طبری میں تحقیق کریں کہ ناقہ پر امام عالی مقام کا سوار ہونا کیا لڑائی کے مقصد سے تھا یا کچھ اور ہاشمی میاں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ناقہ پر بوقت جنگ سوار تھے حالانکہ امام ناقہ پر جنگ کے لئے نہیں سوار ہوئے بلکہ خطبہ دینے کے لئے سوار ہوئے میں ہاشمی صاحب کی پیش کردہ پہلی روایت کے آخری فقرے ''ناقہ کو طلب کیا اس پر سوار ہوئے'' کے بعد کی روایت کو لکھتا ہوں جس سے معلوم ہوتا کہ جنگ کرنے کے لئے ناقہ پر سوار نہ ہوئے بلکہ خطبہ دینے کے لئے طبری اس کے بعد کہتا ہے۔ اس پر سوار ہوئے اور بہت بلند آواز سے پکار کر کہا جسے سب لوگوں نے سنا لوگوں میری بات سن لو میرے ساتھ جلدی نہ کرو جو باتیں تم سے کہنا ضروری ہیں مجھے کہہ لینے دو۔ (تاریخ طبری پنجم صفحہ ۱۲۵۱ اردو ترجمہ سید حیدر علی طباطبائی ناشر ادارہ تبلیغ دین دیوبند)

معلوم ہوا جنگ کے لئے ناقہ پر سوار نہ ہوئے بلکہ خطبہ دینے کے لئے میں نے خطبہ کے اور فقرے چھوڑ دئے تا کہ مضمون طویل نہ ہو۔ دوسری روایت

طبری کی جو ہاشمی صاحب نے پیش کی اس میں بوقت جنگ ناقہ پر سوار ہونا ثابت ہی نہیں ہوتا روایت دوبارہ پڑھیے عقبہ بن سمعان کو حکم دیا۔ انہوں نے ناقہ کو باندھ دیا۔ اب دشمنوں نے آپ پر حملہ کیا۔ اگر امام عالی مقام بوقت جنگ ناقہ پر سوار ہو کر لڑتے تو ناقہ کو باندھنے کا حکم کیوں دیتے لہذا ہاشمی صاحب کا دعویٰ کہ بوقت جنگ ناقہ پر سوار تھے غلط ثابت ہوا کیونکہ ناقہ تو بندھوا دیا گیا تھا۔ یہ امام عالی مقام کی تنہائی کی بات نہیں ہے تب تک تو اعزہ واقربا زندہ تھے ان کی موجودگی میں یہ آپؑ کیسے لڑتے چنانچہ ہاشمی صاحب کی پیش کردہ دوسری روایت کے آگے یہ جملے طبری میں موجود ہیں تو زہیر بن قین ایک تیار گھوڑے پر سوار ہتھیار لگائے نکل کر آئے اور کہا اے کوفہ والو عذاب سے ڈرو سنو مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنا واجب ہے۔ (تاریخ طبری حصہ پنجم صفحہ ۲۵۳) حضرت زہیرؓ قین کا مکمل خطبہ ہے پھر زہیر قینؓ اور شمر ملعون کے درمیان سخت گفتگو کا ذکر ہے پھر امام عالی مقام نے حضرت زہیر قین کو واپس بلا لیا پھر حر کی ابن سعد سے گفتگو اس کے بعد اعوان وانصار اور فرزند و بھانجے، بھتیجوں، بھائیوں کے ذکر شہادت کے بعد امام عالی مقام کی شہادت کا ذکر ہے۔ ہاشمی میاں نے ناقہ کو بند ہوانے کے بعد دشمن کے امام پر حملہ کا ذکر کر کے اس کے بعد روایت کو نہ لکھا تا کہ اپنے مدعا کو ظاہر کر دیں۔ اور خلاف مدعا مکمل روایت کو نہ لکھیں یہ تو روایت میں موجود ہے کہ امام کا گھوڑا الاحق تھا اور خطبہ ناقہ پر دیا تو ظاہر ہے کہ جنگ گھوڑے پر کی نہ کہ ناقہ پر سوار ہو کر ورنہ گھوڑے کے ہوتے ہوئے ناقہ پر سوار ہو کر جنگ کرنا دستور جنگ کے خلاف ہے ایسا ثابت ہی نہیں ہے کیونکہ گھوڑا جنگ میں ناقہ سے بہتر سواری ثابت

ہوتا ہے اور شہادت عظمیٰ کا تقاضہ بھی یہی ہے چنانچہ آپ کے پیراں سلف میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سرّ الشہادتین میں ابتدائی صفحات پر لکھتے ہیں کہ ''شہادت عظمیٰ کے لئے یہ ہے کہ وہ مسافرت میں مارا جائے۔ اس کے اھل وعیال اس کے سامنے قتل ہوں وہ بھوکا پیاسا قتل ہو اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔'' بتلایئے جب شہادت عظمیٰ کے لئے گھوڑے کی کونچیں کاٹنا لکھا ہے تو بوقت جنگ سواری گھوڑا ہوگا یا ناقہ یا شاہ صاحب کا بیان آپ کے خلاف ہے یا آپ کی خیالی تحقیق شاہ صاحب کی تحریر کے خلاف وہ آپ جانیں یا وہ۔ ہاشمی صاحب شہید کربلا کی مظلومانہ شہادت کا ذکر کرتے ہوئے ذوالجناح کی سجاوٹ پر طنز کرتے ہوئے کہتے ہیں ''کیا ایسی حالت میں شہید نینوا اپنی سواری کو سرخی، پاوڈر، میک اپ اور سونے چاندی کے زیورات سے سجا کر نکلے گا۔'' ہاشمی صاحب جب آپ بوقت جنگ گھوڑے کے سواری ہونے کو نہیں مانتے تو یہ سوال کیوں؟ شیعہ اس لئے ذوالجناح سجاتے ہیں کہ یہ جانور آخری وقت تک امام کا وفادار رہا میدان چھوڑ کر نہ بھاگا یزیدیوں نے امام کی سواری کا احترام نہ کیا بدسلوکی کی۔ اس لئے شیعہ اس کو سجا کر نکالتے ہیں کہ یہ عام جانوروں کی طرح نہیں بلکہ امام کی سواری سے منسوب ہے اس لئے نسبت کا احترام ہے سرخی تو خون شہید کربلا کی یاد دلاتی ہے زیور جانور کی عزت ظاہر کرنے کے لئے تا کہ دنیا کو بتلائیں کہ امام کی سواری جانوران نام نہاد انسانوں سے بہتر ہے جنہوں نے اس کے سوار کا احترام نہ کیا۔ آپ نے دوبارہ شیعوں پر قتل حسینؑ کا الزام دیا ہے اور اس کا جواب سابقہ صفحات پر گذر چکا ہے۔ آپ تو اپنے مریدوں کو نسبت کے احترام کی تلقین کرتے ہیں۔ پھر امام عالی

مقام کی سواری سے نسبت دی جائے تو وہ قابل احترام کیوں نہیں۔ آپ کی نسبت کیا اس سے بھی بہتر ہے توبہ کیجئے آپ ذوالجناح کی توہین نہیں کررہے ہیں بلکہ نسبت امام کی توہین کررہے ہیں جو آپ کے صوفیانہ مسلک کے خلاف ہے کیا غضب ہے کہ بغض شیعہ میں آپ اپنے مسلک کی تعلیم بھی بھول گئے آخر یہ اشرفی کیا ہے محض نسبت ہی تو ہے جیلانی کیا ہے نسبت ہی تو ہے۔ جس کی وجہ سے بھولے بھالے اہلسنت آپ کا احترام کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

تعزیہ اور اس کا شرعی حکم

اس عنوان کے ذیل میں تعزیہ کے خلاف ہاشمی صاحب نے بہت لکھا ہے فرماتے ہیں کہ "اگر یہ مطابق اصل ہوتا یعنی مشابہ بمزار سرکار حسین ہوتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا مگر یہ نقل مطابق اصل نہیں کیوں کہ اس کی متعدد صورتیں ہوتی ہیں تو پھر یہ ساری شکلیں روضہ انور سے کیوں کر مشابہہ اور مماثل ہوسکتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اب جب کہ اس کے ہمراہ کثرت سے ناجائز چیزوں کو شامل کرلیا گیا ہے جیسا کہ آپ کو بتایا جائے گا تو پھر اس سے اجتناب و پرہیزگاری ضروری ہے تاکہ بدمذہبوں سے کسی طرح سے بھی مشابہت اور یگانگت نہ پیدا ہوسکے۔"

(شیعہ مذہب صفحہ ۱۵)

تعزیہ کی مخالفت میں مزید لکھتے ہیں کہ ذرا سوچئے تو سہی کہ آج کوئی ہندوستان تعزیہ دار جس نے کربلائے معلیٰ کی مقدس اور متبرک سرزمین کی زیارت نہیں کی اور نہ خواب ہی میں مشرف دیدار روضہ حسین سے مشرف ہوا اس کا بنایا ہوا تعزیہ مطابق مزار اور مشابہہ روضہ انور کیسے ہوسکتا ہے؟ ذرا غور تو فرمایئے کہ کیا مسلمان انہیں افعال غیر شرعیہ اور بدعات شیعہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (شیعہ مذہب صفحہ ۱۶)

بس یہ ہے ہاشمی صاحب کے پاس لفظوں کی کائنات تعزیہ کے خلاف پہلی بات تو یہ ہے کہ نقل کا مطابق اصل کاملاً ہونا صحیح ورنہ غلط یہ کوئی شرعی حکم تو نہیں ہے اگر ہے تو اس کا حوالہ دینا چاہئے تھا اس صورت میں آج جو مسجدیں ہیں یہ مسجد قبا کی شبیہہ نہیں

ہوسکتی نہ آج قرآن کی جلدوں جو صورتیں ہیں وہ صدر اول میں نہ تھیں تب تو اس صورت میں نہ مسجد میں جانا جائز ہوگا نہ قرآن کا پڑھنا آپ یہ بتائیے کہ شرعی میں اس کی حرمت کہ ہاں لکھی ہے یہی سوال تو آپ کے اعلیٰ حضرت بریلویؒ اقامۃ القیامہ میں کرتے ہیں کہ جب ممانعت ثابت نہ ہو تو اصل اشیاء میں اباحت ہے جو دلیل آپ دیوبندیوں کے خلاف دیتے ہیں وہی دلیل تعزیہ کی تائید میں ہم آپ کے خلاف دیں گے۔ رہی بات اس کے ساتھ سنی تعزیہ دار غلط افعال کے مرتکب ہوتے ہیں اور آپ کے مخاطب یہاں سنی تعزیہ دار ہی ہیں تو اصل کی ممانعت کئے بغیر اضافات کی غلطیوں کی اصلاح کی جاسکتی ہے نہ کہ فی نفسہ اصل کی ممانعت ہو ورنہ جو کچھ درگاہوں میں عرس شریف میں میلہ وغیرہ کے موقع پر ہوتا ہے اس سے آپ عرس کو منع نہیں کرتے قوالی کو منع نہیں کرتے تو یہی روش تعزیہ کے لئے کیوں نہیں اختیار کرتے اور آپ کا یہ سوال کرنا کہ کیا مسلمان انہیں افعال غیر شرعیہ اور بدعات شیعہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے؟ عجیب سوال ہے بدعت تو بدعت ہی ہوگی۔ اس میں شیعہ بدعت اور کچھوچھوی سنی بدعت میں کیا فرق ہے؟ شیعہ بدعت اس اصطلاح کے آپ موجد ہیں۔ یہی آپ کا علمی کارنامہ ہے بہر حال رسومات عزاو تعزیہ داری کے خلاف آپ جو بھی دلیل دیں ہم آپ کے خلاف وہی دلائل دیں گے جو آپ میلاد النبیؐ عرس قوالی کے ذیل میں دیوبندیوں کو دیتے ہیں آپ اپنے کو اہل سلسلہ سے بتاتے ہیں لیکن آج کل معاویت گزیدہ اہل سلسلہ کا جو سلسلہ چل پڑا وہ اصل سنیت کی بنیاد سے ہٹتے جارہے ہیں آپ ان ہی میں سے ہیں ہمارے نزدیک سلسلہ وارثیہ نظامیہ اور نیازیہ اور اس جیسے سلسلے سنی بلکہ صحیح سنی سمجھے جاتے

ہیں کیونکہ یہ اپنی سنی شناخت کے باوجود عزاداری سیدالشہداء کرتے ہیں حب علیؑ کے کعبہ میں عشق معاویہ کا بت نہیں بٹھاتے آئیے میں آپ کو سلسلہ نیازی کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''فضائل اہلبیت سوال جواب'' کے حوالہ سے تعزیہ کی تائید پیش کروں حضرت علامہ محمد قاسم نیازی صاحب قبلہ اس کے مصنف ہیں سنی نما خارجی مخالف عزاء و تعزیہ کے خلاف آپ نے قلمی جہاد کیا ہے اس کتاب کا مقدمہ مفتی اعظم راجستھان علامہ سید محمد ضیاء الدین ابوالکمال احمد کاظمی حنفی نقشبندی مجددی قادری چشتی قمری نے لکھا ہے اس مقدمہ کے چند سطور تعزیہ کی تائید میں پیش خدمت ہے وہ فرماتے ہیں کہ دور حاضر میں بعض کم فہم حضرات سلسلہ نیازیہ کی تعزیہ داری کی طرف رغبت دیکھ کر چمکتے ہیں ان کی اطلاع اور اصلاح کے لئے شہزادہ محمد قاسم نیازی سلمہ نے اچھے دلائل پیش کئے ہیں۔ اصل میں نیازیوں کا وہ ہی مسلک ہے جو شروع سے علمائے اہلسنت کا رہا ہے یہ ہی مسلک عہد مغلیہ کے تمام علماء کا ہے۔ علامہ عبدالعلی فرنگی محلی کے نبیرہ حضرت مولانا عبدالواحد نے ''ازالۃ الاوہام'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں تحریر کیا ہے کہ مسلم سلاطین کے عہد کے علماء صالحین نے تعزیہ داری کو ہندوستان میں شعائر اسلامی سمجھتے ہوئے اس کی ترویج کا فتوی دیا ہے جلال الدین اکبر شاہجہاں حتی کہ اورنگ زیب کے زمانے میں بھی تعزیہ داری ہوتی رہی۔ (فضائل اہل بیت سوال وجواب صفحہ ۵۔۶)

ہندوستان کے شیعہ علماء میں صف اول کے عالم و مناظر علامہ سید علی حیدر صاحب قبلہ مرحوم نے اپنی کتاب تصویر عزاء میں اس کتاب کا نام دیا ہے جس کا

سنی مبتدی طالب علم بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ مہندی کی رسم کا ذکر قرآن میں نہیں۔ مہندی منسوب ہے قاسمؑ ابن حسنؑ سے اور یہ ۶۱ ھ کی بات ہے ۱۱ ھ میں رحلت رسولؐ ہے اب قرآن میں اس کا ذکر کیوں ملے گا۔ رہی بات حدیث صحیح تو حدیث رسولؐ میں تو مل ہی نہیں سکتی اقوال ائمہ اہلبیت جنہیں شیعہ حدیث کہتے ہیں تو یہ بات صحیح ہے احادیث احکام میں یہ بات نہیں ملے گی۔ رہی یہ بات کہ پھر یہہ رسم مناتے کیوں ہیں تو اس کی ممانعت ثابت نہیں لہذا مباح ہے اور فروغ عزاء کے اسباب سے ہے اور یہہ کہنا کہ علماء و مجتہدین عراق و ہند کا اتفاق ہے کہ کربلا میں عروسی قاسم کا کہیں ذکر نہیں ملتا تو یہ لاعلمی ہے علامہ آغا اکبر مہدی صاحب قبلہ لکھنوی کی کتاب ''عبائرالانوار'' عقد قاسم کے موضوع پر اس کے ثبوت میں تواتر کے ساتھ حوالجات پر مشتمل ہے۔ ایک بھائی کی دوسرے بھائی کو وصیت تھی کہ صیغہ عقد پڑھ دیں یہ محض وصیت کی تکمیل تھی نہ کہ اہتمام مسرت تھا رسم مہندی ہندوستانی شادی میں مہندی کے تصور کے ساتھ اس عقد میں اس کا نہ ہونا اور شہزادی اور شہزادہ کا عالم بیکسی میں عقد کرنا دراصل یہ رسم ان کی مظلومیت کو بتلاتی ہے اور اسی کے فروغ کے لئے یہ رسم عام ہوئی۔ رسم مہندی میں قصیدہ نہیں مرثیہ پڑھا جاتا ہے۔ لوگ ہنستے نہیں مہندی جب سر پر رکھ کر لاتے ہیں تو روتے ہیں یہ شیعوں میں ہوتا ہے اہلسنت میں کیا ہوتا ہے پتہ نہیں جہاں تک شیعوں میں مہندی کی رسم ہوتی ہے تو وہ انتہائی گریہ کن رسم ہوتی ہے اور بڑے بڑے علمی خانوادوں میں ہوتی ہے کئی مقامات پر عقیدت مند اہلسنت حاضر ہوتے ہیں گریہ بھی کرتے ہیں بعض علماء نے عقد قاسمؑ کا کربلا میں انکار کیا ہے مگر سب کا اس پر اتفاق ثابت نہیں جیسا کہ دعویٰ پیش کیا گیا ہے۔

رونا اور ماتم

ہاشمی صاحب کہتے ہیں کیا غم حسینؑ میں رونا حرام ہے؟ آیئے اس بات کی تحقیق کی جائے رونا دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔فطری ۲۔غیر فطری

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ رونا ایک قدرتی اور فطری امر ہے بچہ جب پیدا ہوتا تب بھی روتا ہے اور جب وہی سفر آخرت اختیار کرتا ہے تو اس کے پسماندگان روتے ہیں۔ لیکن یہی رونا جو کہ مطابق فطرت ہے جب ریا دھوکہ اور فریب دہی کے لئے ہوتا ہے تو غیر فطری ہو جاتا ہے تب اس پر فطری رونے کے احکام صادر نہیں کیئے جاسکتے۔ ذرا آپ اپنی روزمرہ کی زندگی پر ہی ایک نظر ڈالیئے اور غور فرمایئے کہ اگر آپ کا نور نظر لخت جگر دن رات روتا ہی تو کیا آپ یا آپ کا خاندان اسے اچھا اور خوب سیرت بچہ کہے گا؟ آپ کی رفیق حیات جس کی محبت میں آپ گرفتار ہیں ناز برداری بھی کرتے ہیں لیکن اگر ہر وقت روتی صورت بنا کر بیٹھی رہی اس سے نفرت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس لئے ہر وقت کا رونا غیر فطری ہوا کرتا ہے۔ (شیعہ مذہب صفحہ ۲۰)

رونے کے متعلق یہ بے سروپا باتیں تھیں ہاشمی صاحب کی بھلا اس کا شیعوں سے کیا مطلب شیعہ کب ہمیشہ روتا ہے اگر خدا نہ کرے ہاشمی میاں کے

خانوادہ میں کوئی موت ہو جائے اور ان کا کوئی مرید خوشی کا اظہار کرتے تو یہ خلاف محبت ہے اسی طرح مسرت کے موقع پر روتا رہے یہ خلاف محبت ہے محبت کی فطرت ہی یہ ہے کہ غم میں غم اور خوشی میں خوشی منائی جائے۔اب آپ شیعوں کو دیکھئے یہ بارہ آئمہ اہلبیت اور سرکار رسالتمابؐ وسیدہ عالمیہؑ خاتون جنت جملہ چودہ مبارک معصوم ہستیوں کی ولادت پر قصیدہ پڑھتے ہیں۔خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور یوم غدیر کو عید یوم ولایت جناب امیرؑ کے طور پر کرتے ہیں عید نہم پر قاتلان امام حسینؑ کے قتل پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔اتنی خوشیاں ہیں تو سال بھر کہاں روتے ہیں ایام عزاء یکم محرم تا ۸/ربیع الاول یا رمضان وغیرہ میں دیگر آئمہ اہلبیت کے یوم شہادت پر مجلس غم یہ سب فطرت محبت کا ثبوت ہے اس میں ہمیشہ رونے کا کیا سوال ہے بے موقع رونا ریاکاری ہے پر اعتراض ہوسکتا ہے نہ کہ شیعوں پر خود آپ ہاشمی صاحب میلادالنبیؐ کے جلسوں میں عید میلادالنبیؐ کے موقع پر ذکر حسینؑ کر کے روتے ہیں خوشی کے موقع پر ذکر غم کر کے رونا بقول آپ کے کیا یہ غیر فطری عمل نہیں ہے۔پھر آپ شیعوں کے رونے پر کیوں اتنا رو رہے ہیں بیوی بچوں سے غم حسینؑ پر رونے سے کیا مثال ہمارے نزدیک وہ بیوی بچے جو غم حسینؑ میں گریہ نہ کریں نہ روئیں وہ ہمارے نہیں ہوتے۔ ہمارے ایمان کا معیار عزائے حسینؑ ولائے علیؑ عشق رسولؐ ہے اس لئے غم کے موقع پر مجلس اور خوشی کے موقع پر جشن کرتے ہیں اور یہ عمل عین مطابق محبت وفطرت ہے۔

رونا قرآن کی روشنی میں

اس عنوان کے تحت ہاشمی صاحب نے آیات قرآن سے نہ رونے پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قرآن میں جس رونے کی اجازت ہے اس میں خشوع اور خضوع ہے نہ کہ ریا تصنع اور بناوٹ اور وہ روتے ہوئے تھوڑیوں کے بل گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دل کی عاجزی بڑھانا ہے اس لئے کہ جس رونے میں خشوع اور خضوع یا عاجزی وانکساری نہ ہو رونا کس کام کا؟'' ہاشمی صاحب خدا کا شکر ہے شیعہ اہلبیت رسولؐ کی مصیبتوں پر خشوع وخضوع سے روتے ہیں تبھی تو صدیوں سے رو رہے ہیں ورنہ کچھ رو دھو کر خاموش ہو جاتے۔

ہاشمی صاحب کہتے ہیں۔اب ذرا دیکھنا ہے کہ خداوند عالم کو کیا وہ رونا پسند ہے جو ریا بناوٹ اور بے صبری کے بطن سے پیدا ہوتا ہے ارشاد باری تعالی اے ایمان والو مدد چاہو صبر اور نماز سے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ/۱۵۴) گویا مصائب کے پیہم حملے سے متاثر ہو کر صبر وضبط کو چھوڑنا بالصبر والصلوۃ سے پرہیز واجتناب کرنا مزاج قرآن کے خلاف ہے۔(شیعہ مذہب صفحہ ۲۱-۲۲) ہاشمی میاں نے مذکورہ بیان میں قرآنی آیت سے استدلال کیا ہے کہ غیر فطری رونا غلط ہے اور میں لکھ آیا ہوں کہ شیعہ غیر فطری رونا روتے ہی نہیں بلکہ مطابق فطرت روتے ہیں اب بناوٹی یا اصلی رونا اصل میں یہ نیت پر موقوف ہے اور نیت علم غیب ہے اب ہاشمی صاحب کو کیسے پتہ چلا کہ شیعہ غیر فطری روتے

ہیں کونسا آلہ ہاشمی میاں کے پاس ہے جس سے وہ فطری غیر فطری اصلی ونقلی رونے کو شناخت کرلیں خشوع وخضوع یہ بھی قلبی کیفیت کا نام ہے جو علم غیب ہے کیا ہاشمی میاں صاحب مکاشفہ ہیں کیا شیعوں کا رونا غیر فطری وریا کاری ہونے کا انہیں کشف ہوا ہے اگر ایسا ہے تو یہ شیطانی کشف ہے رحمانی نہیں غم حسینؑ کی نعمت ہر شخص کا نصیب نہیں اور نہ یہہ بدنصیبوں کو نصیب ہوتا ہے اب ہاشمی صاحب تو خود غم حسینؑ میں رونے کی مخالفت کر رہے ہیں خواہ غیر فطری اصطلاع کے سہارے کیوں نہ ہو کیا ہاشمی صاحب جو روتے ہیں وہ فطری رونا ہے اس کی کیا سند ہے۔ غیر فطری رونا یہ ہے کہ اللہ لاتحزن کہے اور بندہ روتا رہے۔

☆☆☆☆☆

رونا احادیث اہلسنت کی روشنی میں

ہاشمی صاحب فرزند رسولؐ حضرت ابراہیم پر رسولؐ اللہ کے حزن کی کیفیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "گویا فطری رونا قطعاً جائز و مستحسن ہے اور رونے میں دراصل ایک کرب ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی نکلتے ہیں لیکن جزع فزع کے ساتھ نیز شور وغوغا اور واویلا کے ساتھ گریہ کرنے سے حضور رسالت مآبؐ نے ہمیشہ منع فرمایا ہے۔ (شیعہ مذہب)

اس کے بعد چند حدیثیں اپنے دعوے پر نقل کی ہیں ایک دو روایت لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ لعنت ہو نوحہ کرنے والی عورت پر اور کو سننے والی عورت پر (ابوداؤد شریف)

۲۔ روایت سے ابن عمر سے منع فرمایا رسول اللہؐ نے کسی ایسے جنازے کے ساتھ جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہوں۔ (ابن ماجہ)

ہاشمی صاحب نے اس طرح اور بھی حدیثیں لکھی جس میں رخسار پیٹنے گریباں چاک کرنے رونے ممانعت کرکعب اہلسنت سے روایتیں لی ہیں عجیب بات ہے کہ کتاب کا نام رکھا شیعہ مذہب اور روایات دکھا رہے ہیں اہلسنت کے کتابوں کی جس کی یہاں کوئی ضرورت نہ تھی۔ بعض روایات کتب اہلسنت میں رونے سر پیٹنے کے موافق بھی ہے وہ کیوں نہیں مانتے میرے پیش نظر ایک راویت

موطا کی یہ ہے ''سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہؐ کے پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال نوچتا ہوا اور کہتا تھا ہلاک ہوا وہ شخص جو دور ہے نیکیوں سے تو فرمایا رسولؐ اللہ نے کیا ہوا بولا میں نے صحبت کی اپنی بی بی سے رمضان کے روزہ میں تو فرمایا رسول اللہؐ نے کیا تو ایک بردہ آزاد کرسکتا ہے بولا نہیں فرمایا آپ نے ایک اونٹ یا گائے ہدی کرسکتا ہے بولا نہیں فرمایا آپ نے بیٹھ اتنے میں ایک ٹوکرا کھجور کا آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کو لے اور صدقہ کر وہ بولا مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا کھالے اس کو ایک اور روزہ رکھ لے اس دن کے بدلے جس دن تو نے یہ کام کیا۔

(موطا امام مالک باب جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے اس کے کنارہ کا بیان حدیث نمبر ۳۰)

دیکھئے اس روایت میں ایک صحابی کا سینہ کوبی کرنے اور بال نوچنے کا ذکر ہے خواہ وہ کسی نیکی کے ضائع ہونے پر ہی صحیح موت پر نہ سہی مگر رسولؐ اکرم کا اس فعل سے درمیان میں یا بات مکمل کرنے کے بعد اس عمل سے نہ روکنا اس کے جواز کو بتلاتا ہے۔ اسی طرح معارج النبوۃ کے حوالہ سے مدارج النبوۃ میں یہ روایت ہے اور عجیب وغریب روایت یہ ہے جسے صاحب معارج نے بیان کیا کہ شیطان کی یہ آواز کہ (معاذ اللہ) حضور قتل ہوگئے مدینہ تک میں پہنچی یہاں تک کہ مدینہ کے گھروں میں بھی سنی گئی اور سیدہ فاطمۃ الزہراؑ نے جب یہ آواز نی تو گھر کی عورتوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر باہر نکل کر دوڑنے لگیں اور ہاشمی عورتیں بھی رونے لگیں۔''

(مدارج النبوۃ جلد صفحہ ۲۱۵ ذکر معرکہ احد)

یہ مفتی غلام الدین نعیمی کا ترجمہ ہے اور مشہور بریلوی المسلک سنی مناظر شیخ الحدیث محمد علی نقشبندی اس کے ترجمہ میں فرماتے ہیں جب یہ آواز سیدہ فاطمہؑ نے سنی تو سر پر ہاتھ مارتے ہوئے آپ گھر سے باہر نکلیں اور رو رہی تھیں اور خاندان بنی ہاشم کی عورتیں بھی گریہ وزاری کر رہی تھیں۔'' (فقہ جعفریہ جلد سوم صفحہ ۹۴) اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت معارج النبوۃ کی غریب روایات میں سے ایک غریب روایت ہے حضرت شیخ محقق کی اس طرح نشاندہی کرنے کے بعد اسے تحریر کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ موصوف کے نزدیک یہ روایت معتبر اور مقبول نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ معارج النبوۃ کے مصنف ملا معین کاشفی ایک واعظ تھے ان کا شمار مستند علماء میں نہیں ہوتا (حوالہ مذکورہ)

غور فرمایئے جب روایت اپنے خلاف پڑی ہے تو کیسی تاویل کی جارہی ہے اگر غریب روایت دلیل نہیں بنتی تو حکم یا وجوب پر نہیں بنے گی اس سے ممانعت کہاں ثابت ہوتی ہے، بات ممانعت کی ہے روایت غریب ہے موضوع تو نہیں ہے اور شیخ عبدالحق محدث صاحب نے اس پر کوئی تبصرہ بھی نہیں کیا جیسا کہ انہوں نے حضرت حمزہؓ پر رونے والیوں کے سلسلہ میں تاویلات کیں شیخ محدث موصوف کا علمی پایہ بہت بلند تھا انہوں نے ایک غیرہ مستند عالم کی کمزور روایت کیوں لکھی کیا کسی غیر مستند عالم کی کتاب میں غیر موضوع روایت کا ہونا اس کو نقصان پہنچاتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ کئی ایک کتابوں میں جو صحاح ستہ سے الگ ہیں ان میں بھی صحیح وغیرہ روایات آئی ہیں۔ جناب محمد علی نقشبندی کی ردشیعت میں سبھی کتابیں میرے

پاس ہیں وہ اپنے مطلب کی مخالف روایات کو تاویل کی قینچی سے کترتے ہیں بسااوقات انہوں نے بازاری گالی تک اپنی کتابوں میں لکھ دی ہے جس کے ذکر کی تہذیب اجازت نہیں دیتی بہر حال سنی کتابوں میں رونے کے موافق بھی روایات ہیں جن کی بیجا تاویلات کر کے مخالفین شیعہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شیعہ مناظر مولانا علیؑ حیدر صاحب قبلہ نے اپنی کتاب تصویر عزاء میں سنی کتب سے غم حسینؑ پر رونے کے ثواب کے متعلق احادیث لکھی ہیں ایک دو روایت پڑھ لیں لکھتے ہیں کہ ملا محمد مبین فرنگی محلی نے لکھا ہے امام احمد بن حنبل کی کتاب مسند میں ہے کہ جس شخص کی آنکھوں سے شہادت امام حسینؑ پر آنسو نکلیں یا ایک ہی قطرہ آنسو کا نکلے خدا اس کو بہشت میں جگہ دے گا۔ (وسیلۃ النجاۃ ۳۰۵) تفسیر ثعلبی میں ان کی اسناد سے مروی ہے کہ روز قتل حسینؑ آسمان سے خون کی بارش ہوئی جب آسمان خون کے آنسو اس واقعہ پر روئے تو ہم لوگوں کا اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے رونا کیوں کار ثواب نہیں ہوگا؟ (تصویر عزاء باب ۳۷)

اگر آپ وسیلۃ النجاۃ ملا مبین فرنگی محلی اور ینابیع المودۃ کو پڑھیں جو مفتی استنبول علامہ قندوزی نقشبندی کی ہے تو اس میں امام حسینؑ پر رونے کے ذیل میں مکمل باب پائیں گے یہ اور بات کہ آپ غیر فطری اور بناوٹی کی بیکار یعنی لایعنی بحث چھیڑیں جس کا نیت سے تعلق ہے باقی سر و سینہ پیٹنے اور اس طرح رونے پر میں نے کتب حدیث اہلسنت سے دلیل دی حجت تمام ہوگئی۔

رونا احادیث شیعہ کی روشنی میں

اس عنوان کے تحت ہاشمی صاحب نے ایک دو روایات کتب شیعہ سے لکھنے کے دعویدار ہیں ایک روایت یہ ہے۔ ''حضرت رسولؐ اکرم نے وقت وفات جناب سیدہ سے کہا اے فاطمہ جب میں مرجاؤں اس وقت تم اپنے بال میری مفارقت میں نہ نوچنا اور اپنے گیسو پریشان نہ کرنا اور واویلا نہ کرنا اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا اور نوحہ کرنے والوں کو نہ بلانا۔''

(جلاء العیون اردو جلد اول صفحہ ۹۷) میرے پاس ترجمہ سید عبدالحسین مرحوم کا عباس بک ایجنسی کی جانب سنہ ۲۰۰۱ء میں شائع کردہ ہے اس میں کہیں بھی روایت موجود نہیں ہے اور اس سے پہلے جو روایت اس مضمون سے قریب ہاشمی صاحب نے اس حوالہ سے لکھا ہے وہ بھی نہیں ہے کہ کس سنہ میں وہ نسخہ شائع ہوا اگر اس کا سن اشاعت ملتا تو ممکن تھا کہ حوالہ ملتا مگر آپ کا سن اشاعت کا حوالہ نہ دینا اور موجودہ سن اشاعت میں اس کا نہ ہونا آپ کے جھوٹ کو ظاہر کرتا ہے اس کے آپ ذمہ دار ہیں نہ کہ ہم البتہ صبر کی تاکید و جزع و فزع سے ممانعت پر کافی کی معہ عربی عبارات دو روایت اور سیاہ ٹوپی پہننے کی مذمت میں اور سیاہ لباس پہننے کی ممانعت میں من لا یحضرہ الفقیہ سے عربی عبارت کے ساتھ روایت دی ہے اس کے لئے آپ کی خدمت میں عرض کرنا یہ ہے کہ یہ روایت عام افراد کے مرنے پر اظہار غم نہ کرنے اور عادتاً سیاہ لباس نہ پہننے کے سلسلہ میں ہے نہ کہ عزائے سید الشہداء میں

سیاہ لباس پہننے اور نوحہ وگریہ کے متعلق اتنی بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ قاعدہ کلیہ ہے۔ مامن عام الا وقد خص ہر عام میں ایک قاعدہ استثنا کا ہونا ہے یہاں بھی ہمارے علماء اس قاعدہ سے جواب دیتے ہیں کہ یہ روایت مخصوص حکم میں نہیں ہے اور آپ اس قاعدہ سے بھی ضرور واقف ہوں گے کہ جائے عمل سے حکم عمل بدل جاتا ہے، پس ان ہر دو قاعدوں سے ہمارے پاس ان روایات کا استثنی بھی ہے چنانچہ ہمارے آٹھویں امام حضرت علیؑ بن موسی رضا سے سیاہ لباس برائے عزائے امام حسینؑ پہننے کی روایات ہیں ہمارے امام ششم حضرت جعفر صادقؑ سے روایات باآواز بلند گریہ کرنے مرثیہ ونوحہ پڑھنے پر ہماری کتابوں میں موجود ہے کیونکہ آپ کے مذہب کی کتب عقائد وحدیث وفقہ میں اہلبیت کے ارشادات پر نہیں ہے اور نہ حکم کا مدار قول آئمہ اہلبیت پر ہے لہذا حدیث ثقلین کی روشنی میں ہم آئمہ اہلبیتؑ کی روایات پر عمل کرتے ہوئے عزائے سید الشہداؑ میں سیاہ لباس پہنتے ہیں جزع و فزع نوحہ خوانی ومرثیہ خوانی کرتے ہیں ہر ایک کا اپنا مذہب ہے امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے البتہ آپ کی انتہائی غضبناک شرانگریز یہ عبارت آپ کی بے علمی کا آئینہ دار ہے۔ ''کیا محرمی حضرات نے ان ارشادات زریں کو بھلا دیا؟ میں معصومیت ساز کمپنی کے جنرل منیجر کو مخاطب کر کے یہ عرض کروں گا کہ اگر چہ یہ حدیث خود ساختہ اور آپ کی کمپنی کا شاہکار ہے پھر آپ اور دیگر ایران کمپنی کے لئے واجب العمل ہے۔ بایں سبب اگر ہم سیاہ لباس پہنیں تو کچھ حرج نہیں مگر جناب کیوں اپنے ڈھالے ہوئے معصومین کے فرمان سے بغاوت کر رہے ہیں۔

(شیعہ مذہب صفحہ ۲۶)

اگر اس کے ردعمل میں شیعہ کچھ کہیں تو بدنام کئے جاتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں پر تبرا کرتے ہیں اجی حضرت شیعوں نے کس کو معصوم بنایا شیعہ معصوم بناتے نہیں بتاتے ہیں آپ اپنی کتابوں سے بے خبر ہیں آپ کے دادا پیر عبدالعزیم محدث دہلوی اپنے فتاوئ عزیزیہ میں اہلبیت کو معصوم بمعنی محفوظ لکھتے ہیں، ان کے باپ ولی اللہ محدث دہلوی خیر کثیر کتاب میں اہلبیت کو معصوم لکھتے ہیں اور آپ شیعوں کو معصوم ساز کہہ رہے ہیں نہ شیعہ خلیفہ ساز ہیں نہ معصوم ساز شیعوں کو نور کے سانچے میں ڈھلے ہوئے آئمہ مکتب الٰہی کے پڑھے ہوئے پیدائشی امام اور پیدائشی نور صاحب علم رسول وامام ملے ہیں جن کو مانتے ہیں نہ انہوں نے کسی کو بنایا نہ ان کے آبا واجداد نے یہ تو اہلبیت کے مخالفین کی بدنصیبی ہے۔ رسول کو برائے نام مانا۔ اس کے بعد خلفاء انہوں نے بنائے القاب انہوں نے ڈھالے لہذا میں خلافت ساز سقیفہ کمپنی کے جنرل منیجر کے نعلین بردار مصنف کتاب شیعہ مذہب کو تنبیہ کرتا ہوں کہ وہ پہلے اپنے مذہب کی معتبر کتابیں پڑھے پھر شیعوں کو معصوم ساز ہونے کا الزام دیں۔

☆☆☆☆☆

کربلا اور ماتم تعزیہ

اس عنوان کے ذیل میں ہاشمی صاحب نے شہید ثالث علامہ قاضی نوراللہ شوستری کی کتاب مجالس المومنین کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ کوفیوں کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی حاجت نہیں بلکہ جو اصل کوفی ہے۔ اس کا سنی ہونا خلاف اصل محتاج دلیل ہے گو ابوحنیفہ کوفی ہی ہوں ان سطور مذکور سے یہ امر واضح ہو گیا کہ ہر کوفی شیعہ ہے۔ گویا یہ دونوں قریب قریب مترادف ہے۔ اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمایئے۔ یعنی حضرت مسلم کے ساتھ کوفیوں کا برتاؤ اس کا اندازہ جلاء العیون صفحہ ۴۵۲ اور ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب صفحہ ۱۴۹ پر حضرت مسلم کے خط کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔

میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں آپ مع اہل وعیال واپس تشریف لے جائیں اور کوفیوں کے دھوکہ میں نہ آئیں کیونکہ یہ وہی ہیں جن سے آپ کے والد سخت پریشان رہتے ہیں اور ان کی موت اور قتل سے نجات چاہتے تے انہوں نے آپ کی بیعت توڑ دی ہے اور جھوٹے پر کوئی بھروسہ نہیں۔ ہے۔ یہ مقام انتہائی حیرت انگیز ہے کہ حضرت مسلم کوفیوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ دھوکہ باز دشمن علی غدار، مفر برائے حیدر، بیعت شکن اور جھوٹے ہیں اور ناخدائے کشتیٔ شیعت جناب شوستری کہتے ہیں کہ ہر کوئی شیعہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ ہر شیعہ دھوکہ باز، دشمن علی، غدار معز برائے حیدر، بیعت شکن بے وفا اور جھوٹا ہے۔ (شیعہ مذہب صفحہ ۲۷)

یہ تھا ہاشمی صاحب کا بیان شہید ثالث کی کتاب کے حوالہ سے مگر حضرت شہید کا یہ بیان آپ کے کتاب کے کسی فصل کا ہے معلوم نہیں مکمل حوالہ نہیں دیا ممکن ہے یہ بھی الحاقی ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوفہ میں شیعان معاویہ وشیعان یزید پلید بھی تھے اور شیعان علی وشیعان حسین علیہم السلام بھی تھے ایسا نہیں تھا کہ سب شیعہ ہی تھے یہ تاریخی حقیقت ہے ورنہ ابن زیاد کی کوفہ میں حکومت کیسے ہوتی صلح امام حسنؑ کے بعد معاویہ نے شیعان علیؑ کو تہہ تیغ کیا تو شیعان علیؑ کی اکثریت ختم ہو چکی تھی جیسا کہ ''نصائح کافیہ'' میں محمد بن عقیل سنی نے لکھا اور تاریخ بلاذری ''انساب الاشراف'' میں سمرہ بن جندب اور بسر بن ارطاۃ کی غارت گری کے تذکرے تفصیل کے ساتھ موجود ہیں اور کتابیں بھی دستیاب ہیں جس میں کوفہ واطراف کے شیان علیؑ کا بعد صلح حسنؑ قتل عام کرنا لکھا ہے اس کے علاوہ ایک جواب یہ بھی دیا جاسکتا ہے کہ آپ کے علماء نے شیعان علیؑ سے مراد اہلسنت سمجھا ہے چنانچہ رد شیعت میں ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں شیعان علیؑ سے مراد لکھتے ہیں علی کے شیعہ ہم اہلسنت ہیں سابقہ صفحات پر میں نے حوالہ دیا ہے اور شاہ عبدالعزیز کی تحفہ اثناء عشریہ کے ابتدائی صفحات پر بھی شیعان علیؑ سے مراد شیعہ اولیٰ یعنی اہلسنت ہیں لکھا ہے مزید تسلی کے لئے آپ اپنے امام اعلیٰ حضرت کے حوالے کو پڑھیئے وہ کہتے ہیں کہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کو ان سے افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمان غنی پر تفصیلات دیتا اسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا اسی بناء پر متعدد آئمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبہ

جس پر قاتلان حسینؑ چلے خواہ اس راستہ پر چلیں جس پر اہلبیت رسولؐ چلے۔
(شیعہ مذہب صفحہ ۳۰) قاتلان حسینؑ کو نوحہ و ماتم سے کیا غرض، وہ تو خوشی منائیں
گے معاف کیجئے آپ تاریخی حقائق سے اور ارشادات نبویؐ سے چشم پوشی کر رہے
ہیں کیا شہادت امام عالی مقام کی جب رسولؐ کو اطلاع ہوئی تو رسولؐ روئے نہیں؟
کیا رسولؐ کا یہ فعل سنت نہیں؟ تو رونا غم حسینؑ میں سنت ہوا رہی بات نوحہ مرثیہ
وغیرہ کی تو یہ آئمہ اہلبیت کے ہر دور میں مرثیہ و نوحہ پڑھنا رائج رہا ہے صرف
اہلبیت رسولؐ اکرم کے لئے نہ کہ عام اموات پر آپ کا اہلبیتؑ کی پیروی سے تعلق
ہی نہیں تو آپ آئمہ اہلبیت کے طرز عمل کو کیوں حجت بنائیں گے دور آئمہ اہلبیت
میں جیسے جیسے حالات بنتے گئے عزائے سید الشہداء کھل کر کی گئی اور جب کھلی
آزادی ملی تو کھل کر عزاداری کی گئی آپ بتلایئے کیا میلاد النبیؐ کی عید صحابہ و تابعین
کے دور میں اس طرح تھی جیسے آج ہے۔ ہرگز نہیں یہ بعد کی ایجاد ہے اور ہر مومن کو
رسولؐ اکرم کے یوم ولادت کی خوشی منانا چاہئے کہ یہ فخر کا باعث ہے اس میں کوئی
ہرج نہیں ہاشمی صاحب آپ کے بے سروپا باتیں ہماری سمجھ سے باہر ہیں آپ کہتے
ہیں تعزیہ دار کو برا سمجھنے والے اہلبیت ہیں حالانکہ اس دور میں تعزیہ تھا ہی نہیں تو برا
اہلبیت کیوں سمجھیں گے؟ کہاں ثابت ہوا؟ آپ نے مختار ثقفی کو تعزیہ کا موجد بتا کر
دنیائے عالم میں تحقیق کا نیا باب کھولا ہے ورنہ لوگ تعزیہ کا موجد حضرت تیمورؒ لنگ کو
سمجھتے تھے کیا کہنے آپ کی تحقیق کے سابقہ صفحات پر تعزیہ کی تائید میں علمائے
اہلسنت فرنگی محل کا حوالہ دے چکا ہوں تکرار کی ضرورت نہیں آپ وہاں پڑھ لیجئے۔
بہر حال آپ کی باتیں متضاد ہیں۔ آپ کے حوالے مضبوط نہیں آپ کی عبارت

مضطرب ایک پریشان خیال آدمی ہے کہ جسے خود اپنی خبر نہیں جو چاہے لکھ رہا ہے اور
اس پہ یہ عالم ہے کہ غازی ملت بنے بیٹھے ہیں صوفیائے کرام فرنگی محلی جواز تعزیہ پر
کتابیں لکھ چکے اور آپ ایسے کچھوچھوی پیر طریقت کو یہ بھی خبر نہیں حیرت ہے
خانوادہ اشرفیہ کے متعلق علمیت کی شہرت کے لئے یہ باعث ننگ و عار ہے۔

☆☆☆☆☆

سلف صالحین کے زرین ارشادات

اس آخری باب کے ذیل میں بھونڈی اصطلاح ''رافض'' کو عنوان بنا کر اس میں بعض علماء کے اقوال کو لکھا گیا ہے اور اپنے پیر دستگیر کی کتاب غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے جھوٹی روایت کہ ایک قوم ہوگی جو میرے اصحاب کی تنقیص کرے گی اس سے مت ملوان کے ساتھ مت کھاؤ پیو لکھی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کے زمانے میں رافض نہ تھے بلکہ یہ بعد کی پیداوار ہیں۔ (شیعہ مذہب ۳۲) ہاشمی صاحب کے بیان میں کتنا تضاد ہے اس کا اندازہ ان کے کتابچہ کے ہر چار صفحہ بعد ہوتا ہے ابتداء میں تو انہوں نے لکھا کہ عہد الرسولؐ اللہ میں یہی جماعت آپ کی مخالفت میں پیش پیش رہی'' (شیعہ مذہب صفحہ ۸) اب ہاشمی میاں سے کوئی پوچھے کہ جب بعد رسولؐ پیدا ہوائے تو ظاہر ہے عہد رسولؐ میں نہ تھے اور اگر عہد رسولؐ میں تھے تو پیر دستگیر کا حوالہ غلط اب ہاشمی میاں یا تو اپنے قول کو بروزن بول مان کر غلطی کا اعتراف کریں یا غنیۃ کا حوالہ غلط مانیں دونوں صورتوں میں آپ کی ہار ہے۔

شعر

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
خود آج اپنے دام میں صیاد آگیا

غنیۃ الطالبین میں کیا نہیں ملتا اس کتاب سے خارجی ناصبی بھی فائدہ اٹھاتے ہیں

کیونکہ اس میں یوم عاشورہ روزہ اور یوم مسرت قرار دینے کے ساتھ خرچ میں فراخی پیدا کرنے کا حکم ہے اسی کتاب سے اہلحدیث حضرات مقلدین خصوصاً حنفیہ کے خلاف اپنی کتاب میں استدلال کرتے ہیں اس کتاب میں یہودیوں کی بھی تائید ہوتی ہے کیونکہ اس میں حضرات اسحٰق کو ذبیح اللہ مانا گیا یہ یہودی نظریہ ہے جب کہ ذبیح اللہ اسمٰعیل ہیں نہ کہ حضرت اسحٰقؑ یہ کتاب آپ کے حضرت پیر دستگیر کی حیات میں منظر عام پر نہیں آئی بلکہ بہت بعد لوگوں نے اس کتاب کو ان حضرت سے منسوب کیا بھولے بھالے مسلمانوں کو شیعت سے بدظن کرنے کے لئے بڑے پیر کی دہائی دی کہ وہ شیعوں کو مسلمان نہیں سمجھتے خارجیوں نے اس کتاب کے ذریعہ شیعہ سنی فساد کو بھڑکایا اور یہ کتاب شیخ جیلانی کی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے کہ سب مانتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی صوفی تھے بلکہ صوفیوں کے اکابر سے تھے۔ میرے پاس صوفیاء کی کتابیں رسالہ قشریہ، عوارف المعارف قوت القلوب مرآۃ الاسرار ہشت بہشت مثنوی مولانا روم وغیرہ موجود ہیں اس میں کہیں بھی شیعوں کے خلاف ایسا مواد نہیں ہے جیسا کہ اس کتاب میں ہے اور خود حضرت شیخ جیلانی کے خطبات جو خطبات غوث اعظم کے نام سے مشہور ہیں اس میں کہیں بھی روز عاشورہ کو خوشی کرنے روزی رکھنے اہل وعیال و پر خرچ کرنے شیعوں کو یہود کی طرح کہنے کا ذکر نہیں ملتا اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ کتاب شیخ جیلانی کی نہیں ہے۔ نیز فاضل علوم مشرقی ومغربی علامہ حاجی سید بابا خلیل احمد صاحب چشتی صابری صاحب نے اس کتاب غنیۃ الطالبین پر شبہ کرتے ہوئے لکھا کہ حضور غوث الثقلینؒ کے نام نامی اور اسم گرامی سے بھی ناجائز فائدے اٹھائے ہیں اور غنیۃ الطالبین جیسی کتاب کو حضور

کے اسم گرامی کے ساتھ منسوب کر رکھا ہے۔'' (معاویہ پر جواز لعنت کے شرعی دلائل صفحہ ۴۷)

اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ کتاب شیخ جیلانی کی نہیں ہے یا پھر اس میں بعض بیانات الحاقی ہیں لہذا آپ واقعی ان کی اولاد میں ہیں تو ان کے کتاب کے واقعی ہونے پر تحقیق کیجئے کیا تحریفات ہوئیں دیکھئے آپ جیسے افراد جو خود کو اولاد غوث اعظم سید حسنی و حسینی کہتے ہیں اگر اس کتاب کو حوالہ بنائیں گے۔ جس میں عاشورہ کو خوشی کا دن قرار دیا گیا ہے تو شیعہ ظاہر بات ہے پیر دستگیر کو برا کہیں گے اور اس کے ذمہ دار بھی آپ جیسے حضرات ہوں گے جب کہ شیخ جیلانی بڑے مشہور صوفی تھے۔ آپ نے شیخ احمد سرہندی کا حوالہ بھی ہمارے خلاف دیا ہے کوئی شک نہیں اگر انہوں نے شیعوں کو برا کہا تو کیا ہوا وہ تھے ہی شیعہ دشمن اور کیا کہیں گے۔ اور احمد رضا خانصاحب بریلی کے فتاویٰ بھی آپ نے شائع کیئے کہ روافض سے نہ ملو وغیرہ حتی کہ جو سنی ہو کہ ان سے میل جول رکھے اگر وہ خود رافضی نہیں لوکم از کم فاسق و فاجر مرتکب کبائر ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے اور اس کی امامت ممنوع ہے اور اسے امام بنانا حرام اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ابتاء اس فتوی کی یوں ہے، روافض زمانہ علی العلوم کفار و مرتد ہیں۔ (شیعہ مذہب صفحہ ۳۲۔۳۳)

نوٹ: بعض لوگوں نے تقیہ کے طور پر خود کو صوفی کہا ہر صوفی برا نہیں ہے ۔سوائے چند کے) ان کا یہ فتوی آئمہ اربعہ کے فتوے کے خلاف ہے آئمہ اربعہ کا

ایسا کوئی فتویٰ شیعوں کے خلاف نہیں یہ اور بات ہے کہ احمد رضا خاں صاحب پانچویں امام مان لئے گئے ہوں آخر میں جو سنی ہو کر شیعوں سے میل جول رکھے اس کے بائیکاٹ کا حکم دیا ہے اس کی روشنی میں تو خود ہاشمی میاں آگئے کیوں ہاشمی صاحب کیا آپ لکھنو کے شیعہ علماء و قائدین سے میل جول نہیں رکھتے کیا آپ نے سرسی مراد آباد میں شیعوں کے درمیان تبرائی انداز کی تقریر نہیں کی۔ کیا آپ نے لکھنو میں گذشتہ یا پیوستہ سال اربعین حسینؑ کی مجلس کے اپنے بیز پر شیعی انداز میں تقریر نہیں کی۔ آپ خود اندرونی طور پر شیعوں سے نشست و برخواست رکھتے ہیں تو پھر اس فتوے کی زد میں آپ آئے کہ نہیں؟ یہ بھی تو بتائیے جب آپ خود اعلی حضرت بریلی کے خلاف تقریریں کر چکے آپ نے بریلی کے اعلی کو جماعت اسلامی کے ابوالاعلیٰ سے ملایا اور فرعون کے انا ربکم الاعلی کہنے کو دکھلا کر اعلی حضرت بریلی کا مذاق اڑایا، جیسا کہ بعض بریلوی کہتے ہیں تو آج اپنے کتابچہ میں جسے آپ کے اشرفی مریدوں نے شائع کروایا ہے اس میں یہ فتوی کیوں شائع کیا۔ آپ خود فیصلہ کیجئے اس فتوے کی روشنی میں ہر سنی مسلمان کو ہاشمی صاحب کا بائیکاٹ کرنا چاہئے آخر میں آپ نے اپنا نام سید محمد ہاشمی حسنی الحسینی کچھوچھوی لکھا آپ کو آخر میں معاویوی بھی لکھنا چاہئے تھا کیونکہ آپ اپنے خلیفہ راشد معاویہ کے روحانی سپوت بھی ہیں جب آپ رسومات عزاء تعزیہ داری جسے تقریباً سبھی بڑی درگاہوں کے سجادہ نشین افراد کرتے ہیں اس کے مخالف ہیں تو آپ حسینی کیسے ہو گئے آپ کے مورث اعلیٰ حضرت پیر جہانگیر اشرف سمنانیؒ جو بڑے عزادار امام حسینؑ تھے جنہیں سرامداد امام نے اپنی کتاب ''مصباح الظلم'' میں تقیۃً شیعہ ہونا

لکھا ہے سرامدادا امام سابق سنی حنفی تھے انہوں نے مخدوم اشرف کو شیعہ لکھا آپ کو اپنے مورث اعلیٰ کے مذہب کی خبر بھی نہیں چلیئے اگر وہ شیعہ نہیں بھی تھے تو کم از کم آپ جیسے سنی بھی نہ تھے۔ آپ کو دیکھ کر ان کی سیرت کو پڑھتے ہیں تو تضاد نظر آتا ہے جب آپ مخدوم اشرف صاحب جن سے قریبی نسبی تعلق ہے ان جیسے نہ ہوئے تو خود کو اولاد غوث اعظم حسنی حسینی کہنے سے کیا حاصل سوائے اپنا احترام کروانے یا چندہ کھانے کے استغفار اللہ آپ کو غنیۃ الطالبین کی روافض والی روایت یاد ہے اور یہ روایت آپ لکھنا بھول گئے جو ہماری تائید میں ہے شیخ ابونصر نے بالا اسناد ابواسار کے حوالہ سے بیان کیا کہ جعفر بن محمد نے فرمایا کہ حضرت حسینؑ کی شہادت کے بعد آپ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے اترے جو قیامت تک آپ کے لئے اشکباری کرتے رہیں گے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۳۰ یوم عاشورہ کے بعض مزید مسائل) آپ نے رونا اور ماتم عنوان کے ذیل میں ہمیشہ روتے رہنے سے نفرت کا اظہار کیا ہے مگر دیکھئے پیر دستگیر فرشتوں کے سید الشہداء کی قبر پر ہمیشہ رونے کو بتلا رہے ہیں اول تو شیعہ ہمیشہ روتے نہیں دوسرے اگر روئیں تو فرشتہ صفت ہیں تیسرے آپ کی بات پیر دستگیر کے خلاف ثابت ہوئی چوتھے یہ کہ اگر آپ واقعی اولاد غوث اعظم ہیں تو امام عالی مقام پر رونے کی مخالفت نہیں کرنا چاہئے اور کبھی بھی ایک واقعی سچا سید رونے کی مخالف نہیں کر سکتا اگر مخالفت کرے تو پھر وہ مشکوک سید ہوگا جس دور میں آپ نے کتاب شیعہ مذہب لکھی تھی اسی دور میں اس کا جواب دے دیا گیا تھا افسوس کہ راقم الحروف تک وہ جواب نہ پہنچا ورنہ اس کی تلخیص شائع کروا دیتا دوبارہ آپ کی کتاب کے خلاصہ کی اشاعت پر میں نے یہ

جواب صرف تین دن میں بفضل الٰہی اور بکرم نبیؐ و آل نبی لکھا وہ بھی اس لئے کہ آپ نے سید الشہداء کی عزاداری کا مذاق اڑایا تھا آپ صرف شیعوں کو گالیاں دیتے تو میں نہ لکھتا لیکن آپ نے رسومات عزاء کا مذاق اڑا کر غیرت ایمانی کو متحرک کر دیا آپ حنفی ہیں فقہ حنفی کا مسئلہ ہے کہ جماعت سے باہر رہ کر لقمہ دو تو جماعت ٹوٹ جاتی ہے آپ جب شیعہ ہے ہی نہیں تو شیعوں کے مذہبی رسومات سے کیا لینا دینا شعیوں کو گالیاں دیں وہ آپ کے دل کا بخار تھا آپ نے نکالا شیعہ ہیں ہی مظلوم ہر دور میں گالیاں اور کفر کے فتوے سنتے رہے اور سنتے رہیں گے مگر کوئی عزائے سید الشہداء کے خلاف بولے اور لکھے اور کوئی شیعہ دانستہ چپ رہے تو وہ شیعہ نہیں یہ ہماری غیرت ایمان کے خلاف ہے خواہ کوئی ہمارا قتل ہی کر دے۔

کوئی تو ہوگا تیغ علم کی یادگاروں میں
مرے لاشہ کے ٹکڑے دفن کرنا سو مزاروں میں

☆☆☆☆☆

شرم تم کو مگر نہیں آتی

محمد یحییٰ انصاری اشرفی صاحب نے اس کتابچہ شیعہ مذہب کو کتاب شیعہ مذہب ہاشمی کچھوچھوی سے تلخیص کر کے شائع کیا ہے آخر میں اپنی علمیت کا مظاہرہ کرنے کے لئے ضمیمہ کے طور پر چند اوراق سیاہ کئے ہیں۔انہوں نے اس سے قبل شیعہ اور اہلحدیث کتابچہ شائع کیا تھا جس کا جواب میں نے کیا شیعہ مذہب اور اہلحدیث ایک ہیں کے نام سے دے چکا ہوں اور ان کے چوری کے مواد کو وہ بھی دیوبندی وہابی عالم کی کتاب سے مواد سرقہ کرنے کا حوالہ دے چکا ہوں دوبارہ بے شرمی کے ساتھ پھر اسی مواد کے ساتھ کچھ اسمیں ادھر ادھر کے اضافہ کے ساتھ آپ نے شائد اور کہیں سے سرقہ کرلیا ہو اعلیٰ حضرت بریلی کے فتاویٰ رسومات عزاء اور شیعوں کے خلاف شائع کیا۔اشرفی اور رضاخانی جھگڑے شدید ہو رہے ہیں تو پھر کسی اشرفی مفتی کو پیش کرنے کے بجائے بریلی کے خان صاحب کو کیوں پیش کیا حالانکہ اب تک صلح ہونے کی خبر شائع نہیں ہوئی۔وہی پرانا جھوٹ وہی پرانی باتیں اور الزام تراشیاں ہیں شیعوں کو یہودی النسل ابن سبا کا پیرو کہا اور اس کا حوالہ تاریخ مذاہب اسلامیہ ابوزہرہ سے دیا ہے میں صرف اس حوالہ کو غلط ثابت کر کے بات تمام کردوں گا۔علامہ ابوزہرہ سنی مصری نے ابن سبا کے افسانے کو غلط مانا ہے مگر اس کتاب سے یحییٰ اشرفی یہ تو لکھتے ہیں سیدنا علی مرتضیٰ ابن سبا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ شخص حضورؐ کی جانب جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔(تاریخ مذاہب اسلامیہ)

اشرفی صاحب کا دیا ہوا حوالہ ہمیں کتاب میں نہیں ملا۔البتہ اس کے برخلاف ہمیں یہ عبارت ملی ہے۔آج کل اعتدال پسند شیعہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ عبداللہ بن سبا شیعہ تھا وہ اسے شیعہ تو کجا مسلمان بھی نہیں مانتے۔ہم اس بات میں شیعہ کے ہمنوا ہیں اور ان کے اس دعویٰ کی تائید کرتے ہیں۔(تاریخ مذاہب اسلامیہ شیعہ فرقے صفحہ ۷۵ دارالاکتاب دیوبند یوپی) اشرفی صاحب نے جس کتاب کے حوالہ سے ابن سباء کا ذکر کیا اسی کتاب سے میں نے ثابت کردیا کہ ابن سبا شیعہ تو کجا مسلمان بھی نہیں تھا یحییٰ اشرفی جیسے لوگوں کا جواب دینا ہماری عزت نفس کے خلاف ہے پہلے وہ شیعت کا مطالعہ کریں کم از کم یحییٰ اشرفی سنی مناظر محمد علی نقشبندی کی ردشیعت میں کتابیں مکمل پڑھتے اور اس کا مواد سرقہ کرتے تو شائد ان کی شخصیت پر علمی ملمع چڑھ جاتا اگرچہ اس نقشبندی کا جواب پاکستان سے تحفہ جعفری کے جواب میں تحفہ حنیفہ شائع ہو گیا ہے۔افسوس یہ ہے کہ یحییٰ اشرفی جیسے افراد اپنے مسلک کے لئے بھی داغدار ہیں اپنی قوم کے درمیان سستی شہرت کے لئے شیعوں کے خلاف لکھ کر چندہ خوری اور شکم پوری کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں اس پر یہ ستم کہ ہاشمی میاں جیسے لوگ انہیں سرچڑھائے ہوئے ہیں۔سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے جیسا پیر ویسا مرید یہ بھی غلط اور وہ بھی غلط شیعوں کے خلاف مضبوط دلائل دیجئے۔ گالی گلوج بند کیجئے پھر دیکھئے شیعوں کا جواب کیا ہوتا ہے۔

شعر

اسلام ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

فقہی مسائل

اس عنوان کے ذیل میں آخری ورق پر یحییٰ اشرفی مرید کچھوچھوی نے شیعہ مذہب کے فقہی مسائل (جسکے حوالے بالکل غلط ہیں) بتائے ہیں۔ اگر اشرفی صاحب مسئلہ کے ساتھ کتاب کے حوالہ میں باب نمبر یا عربی عبارات دیتے تو تلاش کرنا مشکل نہ ہوتا اصل میں انہوں نے شیعہ مذہب المعروف فقہ جعفریہ سے مواد سرقہ کرلیا اس میں عربی عبارات بھی ہیں۔ اس کو چھوڑ کر ترجمہ میں من مانی انداز سے تصرف کر کے پیش کر دیا اگر عربی عبارت بھی دیتے کتاب کا حوالہ باب کے ساتھ ہوتا تو اس کا جواب دیا جاتا اگر اشرفی میاں کو فقہی مسائل میں اتنی ہی دلچسپی ہے تو وہ اپنے فقہی مسائل کو دیکھیں اپنے گھر کا کچرا دوسرے کے گھر میں کیوں ڈال رہے ہیں آپ کے مخالفین اہلحدیث و وہابی علماء نے آپ کے مسلک کی لکھی ہوئی کتابوں کے فقہی مسائل دیئے ہیں۔ چند مسائل حوالہ کے ساتھ ملاحظہ کیجئے۔

اہلحدیث کے مناظر مولوی محمد داؤد ارشد صاحب اپنی کتاب دین الحق فی تنقید جاء الحق کے صفی ۶۲۴، ۶۲۵ پر لکھتے ہیں کہ ''بریلویت کے مجدد ملت اور دشمن توحید مولوی احمد رضا نے کتے کی طہارت پر ایک مستقل کتاب مسمی سلب الثلب عن بطھارۃ الکلب'' لکھی ہے جس میں صاف لکھا ہے کہ عندالتحقیق انس کے بال پاک کھال بھی پاک ذبیح و دباغت باعث تطہیر جلد زندہ مردہ مذبوح وغیرہ مذبوح ہرحالت میں دانت پاک ناخن پاک وغیرہ۔''

۲۔ بلکہ مولوی احمد رضا خان صاحب (جن کی تحریرات کو علماء بریلی وحی آسمان کی

طرح حجت مانتے ہیں) نے یہاں تک فتویٰ دے رکھا کہ اگر عورت دس سال تک آشنا کے ساتھ زنا کرتی رہی اور میاں کے مرنے کے بعد واپس آئی تو تب بھی اس سے پیدا شدہ اولاد زانی کی نہیں ہوگی بلکہ عورت کے میاں کی ہی تصور ہوگی بلکہ اس سے بڑھ کر فرماتے ہیں کہ مرد مشرق میں ہو اور عورت مغرب میں اور وکالت کے ذریعہ نکاح ہو جائے اور چھ مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو تب بھی وہ ولدالزنا نہیں ہوگا۔ (دیکھئے احکام شریعت)

یحییٰ اشرفی نے کتابچہ شیعہ مذہب میں اپنے ضمیمہ جسے وہ حاشیہ کہتے ہیں اس میں متع جو کہ نکاح کی ایک قسم ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں متعدد جگہ نکاح کے معنیٰ میں آیا ہے اس کو زنا کے معنی میں لکھا تھا کہ برٹش عہد میں اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کام کراتی تھیں زنا کی جتنی شکلیں ہوسکتی ہیں ان میں سے سوائے زنا بالجبر کے کون سی شکل باقی رہ گئی۔'' شیعہ مذہب صفحہ ۴۳)

کہیے میاں اشرفی مرید کچھوچھوی آپ کے امام اعلیٰ حضرت بریلی نے تو لائسنس دے دیا ہے کہ عورتیں آشنا کئی برس زنا کروائیں تب بھی اولا دولزنا نہیں ہوگی اگر یہ فتویٰ صحیح تو بتلایئے اس پر آپ کے یہاں عمل ہوتا ہے کہ نہیں اگر نہیں ہوتا ہے تو کیوں نہیں ہوتا؟' اگر ہوتا ہے تو آپ سب کو اس نسخہ کیمیا کے حاصل ہونے پر مبارکباد اگر میں چاہوں تو حقیقۃ الفقہ'' یوسف جئے راجپوری سے فقہ حنفیہ وغیرہ کے مسائل پیش کر کے آپ کی زبان میں آپ کو جواب دے سکتا ہوں اور اس کا مجھے حق ہے مگر اتنے گندے فحش مسائل لکھ کر اپنی کتاب کے اوراق سیاہ کرنا نہیں چاہتا آئندہ جب کبھی شیعت کے خلاف لکھیئے تو محنت کیجئے صحیح حوالہ

دیجئے جس کتاب میں دیکھا ہے ماخذ کا حوالہ دیجئے یا جو آپ کے پشت پناہ ہیں ان سے ماخذ مانگیئے ورنہ آپ کی تحریریں ایک تو مسروقہ مال ثابت ہوتی ہیں دوسرے اس میں کمزور حوالے بلکہ غلط حوالے ہوتے ہیں اسی کو نقل نویسد را عقل بنا شد نقل کرنے والے کو عقل نہیں ہوتی۔ آپ اپنے کو اشرفی صاحب سلسلہ کہتے ہیں تو فضائل اہلبیت میں اکابر علماء صوفیاء اہلسنت کی کتابیں ان کے ترجمے کیوں نہیں شائع کروائے تا کہ آپ کے سلسلہ والے خارجی وناصبی ہونے سے بچیں دیکھئے علی گڑھ میں خسرو قاسم صاحب سنی حنفی ہیں ان محترم نے اب تک پچیس کتابیں فضائل اہلبیت میں اپنی جیب خاص سے شائع کردیں اور اپنی سنی شناخت کے ساتھ کام کررہے ہیں ان سے کوئی کہتا ہے کہ ردشیعت میں لکھو تو کہتے ہیں کہ سابقہ علمائے اہلسنت کی ردشیعت میں کتابیں کافی ہیں میں کوئی اضافہ نہیں کرپاوں گا پھر کیوں لکھوں البتہ آج کل اہلحدیث حضرات ناصبی خارجی اہلبیت کے خلاف کثرت سے لکھ رہے ہیں اس لئے فضائل اہلبیت شائع کرکے صحیح سنی ہونے کا ثبوت دے رہا ہوں علامہ خسرو قاسم صاحب علیگڑھ میں انجینئرنگ کے پروفیسر ہیں وہ اپنی کتابیں اہل علم کو مفت دیتے ہیں کم ازکم ایسا کچھ کیجئے آخر کون شیعہ آپ کے خلاف لکھ رہا ہے جو آپ کتابچوں کا سلسلہ شیعہ کے خلاف شائع کرکے ماحول خراب کررہے ہیں اگر لکھیئے تو پوری ذمہ داری کے ساتھ لکھیئے ورنہ اس طرح بے سروپا باتیں خود آپ کی ذلت کا سبب ہے اس سے پہلے بھی آپ نے کتابچہ شیعہ واہلحدیث شائع کیا اس کا جواب میں نے کیا شیعہ واہلحدیث ایک ہیں لکھ کر آپ کے دولت کدہ پر پہنچا دیا۔ اس میں آپ کے دیوبندی عالم کی کتاب سے مواد سرقہ

کرنے کو ثابت کیا تھا کہ اب آپ نے ہاشمی میاں کی کتاب تلخیص کرکے دوبارہ اس کو شائع کیا ہے محض اس لئے کہ سنی بک اسٹالوں پر شیعوں کے جوابی کتابیں نہیں ملتیں اور بھولے بھالے سنی آپ کی باتوں کو صحیح سمجھ لیں گے شیعوں سے بدظن ہوکر آپ کو محقق سمجھیں گے اگر یہی آپ کا خیال ہے تو پھر محشر کا انتظار کیجئے میں نے جواب لکھ کر آپ کے گھر تک اس لئے پہنچا دیا تا کہ آپ حق سمجھ لیں ناحق نہ لکھیں مگر آپ باز نہیں آئے۔ اگر آپ تحقیقی کتب مناظرہ کے حوالہ کے ساتھ شیعوں کے خلاف مہذب انداز میں لکھیں گے تو آپ کو اسی انداز میں جواب دیا جائے گا۔ ورنہ چوری کا مواد لے کر غیر مہذب انداز میں لکھیں اور بار بار لکھیں تو کیا جواب دیں۔ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن بے حیا ہے تو جو چاہے کر۔ یہ چند سطریں تو ہاشمی میاں کے کتابچہ کے جواب میں آپ کو نصیحت کے طور پر لکھ دیں ورنہ آپ مخاطبت کے لائق ہی نہیں رہے۔ ہاشمی میاں نے بھی شیعہ وسنی کے درمیان معرکۃ الارا مسائل مسئلہ خلافت، قرطاس، فدک، جمل صفین وغیرہ پر گفتگو کرنے کے بجائے شیعوں پر الزام تراشی کرکے غلط حوالے دے کر تضاد بیانی سے کام لے کر مراسم عزاء کا مذاق اڑا کر نچلی سطح پر آکر شیعوں کو خطاب کرکے اپنے معیار کو بتا دیا ہے یہ جواب اس لئے دیا گیا تا کہ جو بھولے بھالے شیعہ ہاشمی میاں کو اہلبیت کا مخلص سمجھتے ہیں وہ ان کی صحیح صورت دیکھ لیں۔

شعر

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکہ دیتے ہیں ہمیں یہ عقدہ گر کھلا

مصنف کی دیگر کتابیں

☆ اہلبیت رسولؐ پر یزیدیوں کی تہمتیں

(بجواب تاریخ اسلام کے مسلخ کردہ حقائق ،محمد علی خارجی حیدر آبادی)

☆ پیغمبر اسلام کے اجتہاد و خطائے اجتہادی کا بے بنیاد نظریہ

☆ اہلبیت اور اہلسنت

☆ کیا شیعہ اور اہلحدیث ایک ہیں (کتابچہ)

(بجواب شیعہ اور اہلحدیث)

آنے والی کتاب **ترغیب حق** ہے جس میں ردشیعت میں لکھے گئے دیو بندی و بریلوی علماء کے بازار میں دستیاب کتابوں کے جوابات دئے گئے ہیں عنقریب منظر عام پر ہوگی۔

شعری مجموعے

☆ چشم کرم (نعتیہ مجموعہ)

☆ خوشبوئے جناں (منقبتی مجموعہ)

MAZHAB -E- HAQ

By : *Moulana Kamran Hyder Sahab Quibla*



Hussaini Youth Federation of Hyderabad

#22-2-544/1, Kheth Balsathy, Darulshifa, Hyderabad - 500 024 (A.P.) India

Tel : 040-69559261, Cell : 9000809110

SRI DOT 9391014227